رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ



الحکم

[illegible]

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

جلد ۱۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۲ صفر سنہ ۱۳۲۵ھ | نمبر ۹

تازہ رؤیا والہامات

۹ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء۔ ہزاروں آدمی تیرے پروں کے نیچے ہیں۔

۷ ” ” ” (۱) ربّنا افتح بیننا وبینھم۔

(۲) اعجبتم ان تموتوا (۳) انکی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں (۴) ”پچیس دن“ (یا یہ کہ پچیس دن تک) (۵) من الناس والعامۃ (ای من خواص الناس والعامۃ) یعنی طاعون خاص لوگوں میں بھی پڑیگی اور عام لوگوں میں بھی۔

ترجمہ یہ ہے کہ اے خدا ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں فیصلہ کر کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم موت کا شکار ہو جاؤ۔ انکی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ معلوم نہیں کہ یہ کن لوگوں کی طرف یا کس کیطرف اشارہ ہے اور پچیس دن کے الہام میں یہ اشارہ ہے کہ ۷ مارچ سے پچیس دن پورے ہونے کے سر پر یا ۷ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن تک کوئی نیا واقعہ ظاہر ہوگا۔ اور ضرور ہے کہ تقدیر الٰہی اس واقعہ کو روک رکھے جبتک کہ ۷ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن گذر نہ جاویں یا یہ کہ ۷ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن تک یہ واقعہ ظہور میں آجائیگا۔ اگر صرف پچیس دن کے لحاظ سے معنے کئے جاویں تو اسطور سے ضرور ہے کہ اس واقعہ کے ظہور کی یکم اپریل سے امید رکھی جائے کیونکہ الہام الٰہی کے رو سے ساتویں مارچ پچیس دن کے شمار میں داخل ہے اسصورت میں پچیس دن مارچ کے اکتیس ۳۱ تاریخ پر پورے ہو جاتے ہیں تو اسطور پر پیشگوئی کے ظہور کا مہینہ اپریل ٹھہرتا ہے۔ مگر یہ سوال کہ وہ واقعہ کیا ہے جسکی پیشگوئی کیگئی ہے اسکا ہم اسوقت کچھ بھی جواب نہیں دیسکتے بجز اس کے کہ یہ کہیں کہ کوئی ہولناک یا تعجب انگیز واقعہ ہے کہ ظہور کے بعد پیشگوئی کے رنگ میں ثابت ہو جائیگا اور ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ واقعہ ہماری ذات کے متعلق ہے یا ہمارے دوستوں کے متعلق یا دشمنوں کے متعلق۔ جس امر کو خدا نے پوشیدہ کیا ہے ہم ظاہر نہیں کر سکتے۔

بعد اس کے ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء کو مکرر آ یہی الہام ہے۔

(۱) یا عیسٰی انی متوفیک ورافعک الیّ (۲) انت منی وانا منک (۳) ظہورک ظہوری (۴) انت الذی طار الیّ روحہ۔ (۵) انی انا اللہ ذوالجود والعطا (۶) انزل الرحمۃ علیٰ من اشاء۔

ترجمہ اے عیسٰی میں تجھے تیری طبعی موت سے وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤنگا۔ تو مجھ سے اور میں تجھ سے۔ تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔ تو وہ ہے جس کے روح نے میری طرف پرواز کیا۔ میں خدا ہوں صاحب جود اور بخشش۔ جسپر چاہتا ہوں رحمت نازل [illegible]۔

۱۳ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء (۱) لاہور میں ایک بے شرم ہے (۲) ویل لہ ولافکہ۔ (۳) آی مخالف تیرے پر لعنت اور تیرے جھوٹھ پر۔ (۴) انی نعیت۔ ترجمہ میں نے ایک شخص کی موت کی خبر دی (۵) انی انا اللہ لا الٰہ الا انا۔ ترجمہ میں ہی خدا ہوں میرے سوا اور کوئی خدا نہیں (۶) ان اللہ مع الصٰدقین ترجمہ۔ خدا سچوں کے ساتھ ہوتا ہے (یہ پیشگوئی آج ہی پوری ہو گئی کہ آج ہی سول میں اخبار خبر آئی ہے کہ ڈوئی جسکے عذاب کے بارہ میں مینے خبر دی تھی وہ مر گیا۔ یہ وہ ڈوئی ہے جسکو مباہلہ کیلئے بلایا گیا تھا) (۷) ایک امتحان ہے بعض اسمیں پکڑے جائینگے اور بعض چھوڑے جائینگے (۸) انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ ترجمہ خدا نے ارادہ کیا ہے اے اہل خانہ کہ تمہاری پلیدی کو دور کرے اور تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنیکا (یہ تیسری مرتبہ الہام ہے واللہ اعلم بالصواب) (۹) اعجبنی موتکم تمہاری موت نے مجھے تعجب میں ڈالا (۱۰) یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلیگی جو بہت ہی سخت ہوگی (۱۱) ریاست کابل میں قریب پچاسی ہزار کے آدمی مرینگے۔ (۱۲) واستوت علی الجودی یہ اس آیت کیطرف اشارہ ہے وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی اور پانی خشک کیا جاویگا اور جو کچھ ہمارا ارادہ ہے ہم پورا کرینگے اور کشتی جودی پر

قادیان کے آریہ اور ہم

قادیان کے آریہ لالہ شرمپت رائے اور ملاوامل خصوصیت کے ساتھ حضرت اقدس کے بہت سے الہامات اور نشانات کے گواہ ہیں۔

گذشتہ جلسہ دسمبر ۱۹۰۶ء کی تقریب پر حضرت اقدس نے انکی شہادت نشانات کا ذکر کیا جس پر قادیان کے اخبار نے لالہ شرمپت کے بیان سے اس واقعہ کی تکذیب کی اس لئے حضرت اقدس نے اتمام حجت کی خاطر سے مندرجہ بالا عنوان پر ایک رسالہ شائع کیا جس کو عام فائدہ کے لئے ہم درج ذیل کرتا ہوں — ایڈیٹر

ایک اخبار آریہ صاحبوں کی جو قادیان سے نکلتا ہے اور اب شاید جنوری ۱۹۰۷ سے اس جگہ سے اس کا خاتمہ ہے۔ اس میں بنسبت لالہ شرمپت ساکن قادیان کا حوالہ دیکر ایک عجیب تہمت میرے پر لگائی گئی ہے اور وہ یہ کہ جو دسمبر ۱۹۰۶ء کے جلسہ میں ایک تقریب سے مینے بیان کیا تھا کہ ان آسمانی نشانوں کے جو خدا نے مجھے عطا فرمائے ہیں صرف مسلمان ہی گواہ نہیں ہیں بلکہ اس قصبہ کے ہندو بھی گواہ ہیں جیسا کہ لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل آریہ جو ساکنان قادیان ہیں ان کو میرے نشانوں کا علم ہے اور اس جلسہ میں مینے صرف اسی قدر بیان نہیں کیا تھا بلکہ مینے تمام مہمانوں کے روبرو جو ہر یک طرف سے اور نیز دور دراز ملکوں سے دو ہزار کے قریب جمع تھے یہ بھی بیان کیا تھا کہ قطع نظر قادیان کے مسلمانوں کے اس قصبہ کے تمام ہندو بھی میرے نشانوں کے گواہ ہیں کیونکہ اس زمانہ کو پینتیس ۳۵ برس کے قریب مدت گذر گئی جبکہ مینے یہ ایک پیشگوئی شائع کی تھی کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگرچہ اب تو اکیلا ہے اور تیرے ساتھ کوئی نہیں مگر وہ وقت آتا ہے کہ میں ہزارہا انسانوں کو تیری طرف رجوع دونگا اور اگرچہ اب تجھ میں کوئی مالی طاقت نہیں مگر میں بہت سے لوگوں کے دلوں میں اپنا الہام ڈالونگا کہ اپنے مالوں سے تیری مدد کریں۔ فوج در فوج لوگ آئینگے اور مال دینگے اور اس قدر آئینگے کہ قریب ہے کہ تو تھک جائے وہ ہر ایک راہ سے سفر کرکے قادیان میں آئینگے اور ان کی آمد کی کثرت سے راہیں گہری ہو جائینگی اور جب اس پیشگوئی کے آثار ظاہر ہونگے تو دشمن چاہینگے کہ یہ پیشگوئی ظاہر نہ ہو۔ اور کوشش کرینگے کہ ایسا نہ ہو مگر میں ان کو نامراد رکھونگا اور اپنا وعدہ پورا کرونگا اور پھر ساتھ اسکے یہ بھی فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔

یہ خلاصہ ہے اس پیشگوئی کا جو آج سے چھبیس ۲۶ برس پہلے براہین احمدیہ میں چھپ چکی ہے اور درحقیقت اس زمانہ سے بہت عرصہ پہلے کی پیشگوئی ہے جس کو کم سے کم پینتیس ۳۵ برس ہوتے ہیں۔ سو اس جلسہ میں مینے اس پیشگوئی کا ذکر کیا تھا اور اس کے لئے یہ تقریب پیش آئی تھی کہ جب ہم مع اپنی جماعت کے جو دو ہزار کے قریب تھی اپنی جامع مسجد میں نماز میں مشغول تھے اور دور دور سے میری جماعت کے معزز لوگ آئے ہوئے تھے جن میں گورنمنٹ انگریزی کے بھی بڑے بڑے عہدہ دار اور معزز رئیس اور جاگیردار اور نواب بھی موجود تھے تو عین اس حالت میں کہ جب ہم اپنی اس جامع مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے ایک ناپاک طبع آریہ برہمن نے گالیاں دینی شروع کیں اور نعوذ باللہ ان الفاظ سے بار بار گالیاں دیتا تھا کہ یہ سب کنجر اس جگہ جمع ہوئے ہیں کیوں باہر جا کر نماز نہیں پڑھتے۔ اور پہلے سب سے مجھ ہی یہ گالی دی اور بار بار ایسے گندے الفاظ سے یاد کیا کہ بہتر ہے کہ ہم اس رسالہ کو ان کی تفصیل سے پاک رکھیں۔ قریباً ہم دو گھنٹہ تک نماز پڑھتے رہے اور وہ آریہ قوم کا برہمن برابر بکواس اور گندے الفاظ سے گالیاں دیتا رہا۔ اس وقت بیرونی جماعت کے لوگ بھی ہماری کثیر جماعت کو دیکھ رہے تھے اور حیرت کی نظر سے دیکھتے تھے کہ خدا نے ایک دنیا کو کھینچ کر دیا ہے اور ان لوگوں نے بھی منع کیا مگر وہ ناپاک طبع آریہ باز نہ آیا۔ اور معزز مسلمانوں کو کنجر کے پلید لفظ سے بار بار یاد کرتا اور فحش گالیاں دیتا رہا۔

یہ ایک بڑا موقعہ تھا جو عین نماز کی حالت میں مجھ کو اٹھانا پڑا۔ اور یہ بھی خوف تھا کہ ہماری جماعت میں سے کسی کو جوش پیدا ہو مگر خدا کا شکر ہے کہ سب نے صبر کیا تعجب ہے کہ کیوں اس شخص نے بار بار گندہ لفظ اس جماعت کے لئے اختیار کیا شاید اس کو اپنے مذہب کا نیوگ٭ یاد آیا ہوگا۔ اس وقت سرکاری ملازم پولیس کا ایک ڈپٹی انسپکٹر بھی موجود تھا۔ غرض جب اس آریہ کی گالیاں حد سے بڑھ گئیں تو معزز مسلمانوں کے دلوں کو سخت رنج پہنچا۔ اور اگر وہ ایک وحشی قوم ہوتی تو قادیان کے تمام آریوں کے لئے کافی تھی۔ مگر ان کے اخلاق قابل تحسین ہیں کہ ایک سفلہ طبع آریہ نے باوجودیکہ اسقدر گندی گالیاں دیں تاہم انھوں نے ایسے صبر سے کام لیا کہ گویا مُردے ہیں جن میں آواز نہیں اور اس تعلیم کو یاد رکھا جو بار بار دی جاتی ہے کہ اپنے دشمنوں کے ساتھ صبر کیساتھ پیش آؤ۔

جب نماز ہو چکی تو مینے دیکھا کہ ان گندی گالیوں سے بہت سے دلوں کو بہت رنج پہنچا تھا۔ تب مینے ان کی دلجوئی کے لئے اُٹھ کر یہ تقریر کی کہ یہ رنج جو پہنچا ہے اس کو دلوں سے نکال دو۔ خدا تعالیٰ دیکھتا ہے وہ ظالم کو آپ سزا دیگا اور اس وقت مینے یہ بھی کہا کہ میں جانتا ہوں کہ قادیان کے ہندو سب سے زیادہ خدا کے غضب کے نیچے ہیں کیونکہ خدا کے بڑے بڑے نشان دیکھتے ہیں اور پھر ایسی گندی گالیاں دیتے اور دکھ پہنچاتے ہیں ان کو معلوم ہے کہ خدا نے قادیان میں کیا بڑا نشان قدرت دکھلایا ہے وہ اس بات سے بے خبر نہیں ہیں کہ آج سے چھبیس برس پہلے یہ قادیان کس گمنامی کے گوشہ میں پڑا ہوا تھا کیا کوئی بول سکتا ہے کہ اس وقت یہ رجوع خلائق موجود تھا بلکہ ایک انسان بھی میری جماعت میں داخل نہ تھا اور نہ کوئی میرے ملنے کے لئے آتا تھا اور بجز اپنی ملکیت کی قلیل آمدن کے کوئی آمدنی بھی نہیں تھی۔ پھر اسی زمانہ میں بلکہ اس سے بھی پہلے جسکو پینتیس ۳۵ برس سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گذرتا ہے خدا نے مجھے یہ خبر دی۔ کہ ہزاروں لاکھوں انسان ہر ایک راہ سے تیرے پاس آوینگے یہاں تک کہ سڑکیں گھس جائیں گی۔ اور ہر ایک راہ سے مال آئیگا۔ اور ہر ایک قوم کے مخالف اپنی تدبیروں سے زور لگائیں گے کہ یہ پیشگوئی وقوع میں نہ آوے مگر وہ اپنی کوششوں میں نامراد رہیں گے۔ یہ خبر اسی زمانہ میں میری کتاب براہین احمدیہ میں چھپکر ہر ایک ملک میں شائع ہو گئی تھی۔

پھر کچھ مدت کے بعد اس پیشگوئی کا آہستہ آہستہ ظہور شروع ہوا چنانچہ اب میری جماعت میں تین لاکھ سے زیادہ آدمی ہیں† اور فتوحات مالی کا یہ حال ہے کہ ابتک کئی لاکھ روپیہ آچکا ہے اور قریباً پندرہ سو روپیہ اور کبھی دو ہزار ماہوار لنگرخانہ پر خرچ ہو جاتا ہے اور مدرسہ وغیرہ کی آمدنی علیحدہ ہے

٭ نیوگ آریہ مذہب کے رو سے ایک مذہبی حکم ہے جسکے رو سے ایک آریہ کی پاکدامن عورت باوجود زندہ ہونے خاوند کے اور باوجود اسکے کہ اس کو طلاق بھی نہیں دیگئی ایک دوسرے آدمی سے محض اولاد لینے کی غرض سے ہم بستر ہو سکتی ہے اور جبتک گیارہ لڑکے غیر آدمی کے نطفہ سے پیدا نہ ہو جائیں اس کام میں مشغول رہ سکتی ہے اور ایسی عورت مذہب کے رو سے بڑی مقدس کہلاتی ہے اور ایسا لڑکا ماں اور اپنے فرضی باپ دونوں کو دوزخ سے نجات دلانیوالا اور مکتی کا داتا کہلاتا ہے۔ منہ

† اس رسالہ کے لکھنے کے وقت ملک مصر سے یعنی مقام اسکندریہ سے کل ۲۳۔ جنوری ۱۹۰۷ء کو ایک خط بذریعہ ڈاک مجھکو ملا لکھنے والا ایک معزز بزرگ اس شہر کا ہے یعنی اسکندریہ کا

یہ ایک ایسا نشان ہے کہ جس سے قادیان کے ہندوؤں کو فائدہ اُٹھانا چاہیئے تھا کیونکہ وہ اس نشان کے اول گواہ تھے۔ ان کو معلوم تھا کہ اس پیشگوئی کے زمانہ میں میں کس قدر گمنام اور پوشیدہ تھا۔

یہ تقریر تھی جو اس جلسہ میں میں نے کی تھی اور تقریر کے آخر میں میں نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ اس نشان کے سب آریوں میں سے بڑھ کر گواہ لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل ساکنان قادیان ہیں کیونکہ ان کے روبرو کتاب براہین احمدیہ جس میں یہ پیشگوئی ہے چھپی اور شائع ہوئی ہے بلکہ براہین احمدیہ کے چھپنے سے پہلے اس زمانہ میں جبکہ میرے والد صاحب فوت ہوئے تھے یہ پیشگوئی ان ہر دو آریوں کو بتلائی گئی تھی جس کا مختصر بیان یہ ہے کہ میرے والد صاحب کے فوت ہونے کی خبر ان الفاظ سے خدا تعالیٰ نے مجھے دی تھی کہ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ یعنے قسم ہے آسمان کی اور قسم ہے اس حادثہ کی جو غروب آفتاب کے بعد پڑے گا اور ساتھ ہی سمجھایا گیا تھا کہ اس پیشگوئی کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا والد آفتاب کے غروب کے ساتھ ہی وفات پائیگا اور یہ الہام بطور ماتم پرسی کے تھا جو اپنے خاص بندوں سے عادت اللہ میں داخل ہے۔ اور جب یہ خبر سنکر تردد اور غم پیدا ہوا کہ ان کی وفات کے بعد ہماری اکثر وجوہ معاش جو اُن کی ذات سے وابستہ ہیں نابود ہو جائینگی تب یہ الہام ہوا

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

یعنے کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس وحی الٰہی میں صریحاً خبر دی گئی تھی کہ تمام حاجات کا خدا خود متکفل ہوگا چنانچہ اس الہام کے مطابق غروب آفتاب کے بعد میرے والد صاحب فوت ہو گئے اور ان کے ذریعہ سے ہمارے جو وجوہ معاش تھے جیسی پنشن اور انعام وغیرہ سب ضبط ہو گئے یا بعض دوسروں میں جن پر چھبیس ۲۶ برس کا عرصہ گذر گیا ہے میں نے اس الہام کو یعنے الیس اللہ بکاف عبدہ کو مُہر میں کھدوانے کے لئے تجویز کی۔ اور لالہ ملاوامل آریہ کو اس مُہر کے کھدوانے کے لئے امرتسر میں بھیجا اور محض اس لئے بھیجا کہ تا وہ اور لالہ شرمپت دوست اس کا دونوں اس پیشگوئی کے گواہ ہو جائیں چنانچہ وہ امرتسر گیا اور حضرت حکیم محمد شریف کلانوری کے ... اُجرت دیکر مُہر بنوا لایا جس کا نقش الیس اللہ بکاف عبدہ ہے جو اب تک میرے پاس ... یہ الہام قریباً چھبیس برس کا ہے جس کے یہ دونوں آریہ صاحبان گواہ ہیں اور ان کو معلوم ہے کہ اس زمانہ میں میری کیا حیثیت تھی۔ پھر اس زمانہ میں جبکہ براہین احمدیہ جس میں مذکورہ بالا الہامات درج ہیں تمام امرتسر پادری رجب علی کے مطبع میں چھپ رہی تھی۔ ان دونوں آریوں کو خوب معلوم ہے کہ میں کیسا گمنامی میں زندگی بسر کرتا تھا یہاں تک کہ کئی دفعہ یہ دونوں آریہ امرتسر میں میرے ساتھ جاتے تھے اور بجز ایک خدمتگار کے دوسرا آدمی نہیں ہوتا تھا اور بعض دفعہ صرف لالہ شرمپت ہی ساتھ جاتا تھا۔ لوگ حلفاً کہہ سکتے ہیں کہ اس زمانہ میں میری گمنامی کی حالت کس درجہ تک تھی نہ قادیان میں میرے پاس کوئی آتا تھا اور نہ کسی شہر میں میرے جانے سے کوئی میری پروا کرتا تھا اور میں ان کی نظر میں ایسا تھا جیسا کہ کوئی عدم اور وجود برابر ہوتا ہے۔

اب وہی قادیان ہے جس میں ہزاروں آدمی میرے پاس آتے ہیں اور وہی شہر امرتسر اور لاہور وغیرہ ہیں جو میرے وہاں جانے کی حالت میں صدہا آدمی پیشوائی کے لئے ... پہنچتے ہیں بلکہ بعض وقت ہزارہا لوگوں تک نوبت پہنچتی ہے جیسا کہ ۱۹۰۴ء میں جب میں نے جہلم کی طرف سفر کیا تو سب کو معلوم ہے کہ قریباً گیارہ ہزار آدمی پیشوائی کے لئے آیا تھا ایسا ہی قادیان میں صدہا مہمانوں کی آمد کا ایک سلسلہ جاری ہے

اُس زمانہ میں اس کا نام و نشان نہ تھا اور قادیان کے تمام ہندو ... گواہ ہیں بجز لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل کو اور جو اب قوم کے دباؤ کے نیچے آکر خدا کے نشانوں سے منکر ہوتے ہیں* خوب معلوم ہے کہ ان دنوں میں ہمارا مہمانخانہ مکان محض ایک ویرانہ اور خالی تھا اور کوئی ہمارے پاس نہیں آتا تھا ہاں یہ لوگ دن میں دو تین مرتبہ یا کم و بیش آجاتے تھے یہ سب باتیں وہ حلفاً بیان کر سکتے ہیں۔

پس جلسہ کے دن میری تقریر کا یہی خلاصہ تھا کہ قادیان کے آریوں پر خدا تعالیٰ کی حجت پوری ہو چکی ہے خاص کر ان دونوں آریوں پر تو بخوبی اتمام حجت ہو چکا ہے جو بہت سے نشانوں کے گواہ رویت ہیں مگر وہ لوگ اس ربِّ قادر طاقتوں والے خدا سے نہیں ڈرتے جو ایک دم میں معدوم کر سکتا ہے۔ اور جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں اس پیشگوئی کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی پوری ہو گئی کہ جو اسی کتاب براہین احمدیہ میں درج تھی اور اسی زمانہ میں جس کو قریباً چھبیس برس گذر چکے ہیں تمام پنجاب و ہندوستان میں شائع ہو چکی تھی یعنے یہ کہ دشمن بہت زور لگائینگے کہ تا یہ عروج اور یہ نشان اور یہ رجوع خلائق ظہور میں نہ آوے اور لوگ مالی مدد نہ کریں لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ اپنی پیشگوئی کو پوری کریگا اور وہ سب نامراد رہینگے اور یہ پیشگوئیاں نہ صرف عربی میں ہیں بلکہ عربی میں اور اردو میں انگریزی میں فارسی میں عبرانی میں براہین احمدیہ میں موجود ہیں ... اور پھر جب چند سال کے بعد ان پیشگوئیوں کے ... پورے ہونے لگے تو [illegible] جوش پیدا ہوا تو قادیان میں لالہ ملاوامل [illegible] لالہ شرمپت کے مشورہ سے [illegible] اشتہار [illegible] برس گذر گئے [illegible] اور صرف [illegible] لوگ اس [illegible] مالی مدد نہ کریں [illegible] اس اشتہار سے ان آریوں کا مدعا یہ تھا کہ لوگ [illegible] اور مالی [illegible] اس اشتہار کے زمانہ میں میری جماعت [illegible] زیادہ [illegible] روپیہ ماہوار [illegible] اس اشتہار کے بعد گویا مالی امداد کا ایک دریا رواں ہو گیا۔ اور [illegible] بیعت میں داخل ہو چکے [illegible] ثابت ہے کہ انسان خدا کا مقابلہ نہیں کر سکتا [illegible] ثبوت [illegible] اشتہار اب تک میرے پاس موجود ہے جو لالہ شرمپت کے مشورہ سے لکھا گیا تھا [illegible] سرکاری [illegible] اشتہار کی تاریخ اشاعت [illegible] سرکاری کاغذات کے ذریعہ سے اس زمانہ اور بعد کے زمانہ کا مقابلہ کر کے [illegible] کس قدر [illegible] آتے تھے اور روپیہ آتا تھا اور بعد میں کس قدر [illegible] یہ امر [illegible] کاغذات [illegible] سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ ملاوامل نے اشتہار شائع کیا کس قدر میری جماعت تھی [illegible] ان کاغذات سے جو [illegible] گورنمنٹ میں پہنچتے ہیں بخوبی فیصلہ ہو سکتا ہے اور صفائی سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ ملاوامل نے لوگوں کو روکنے کے لئے اشتہار دیا کس قدر میری جماعت تھی اور کسقدر روپیہ آتا تھا اور پھر بعد میں کس قدر ترقی ہوئی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس قدر ترقی ہوئی کہ جیسا ایک قطرہ سے دریا بن جاتا ہے اور یہ ترقی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲ — جن کا نام ہے احمد نبی بہرالدین خط محفوظ ہے جو اس وقت میرے ہاتھ میں ہے وہ لکھتے ہیں کہ میں آپ کو یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ اس ملک میں آپ کے تابع اور آپ کی پیروی کرنے والے اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ جیسے بیابان کی ریت اور کنکریں اور لکھتے ہیں کہ میرے خیال میں کوئی ایسا باقی نہیں جو آپ کا پیرو نہیں ہو گیا۔ منہ

* مجھے واقعی طور پر معلوم نہیں کہ درحقیقت لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل سچ مچ ان تمام نشانوں سے منکر ہو گئے ہیں جنکو وہ بچشم خود دیکھ چکے ہیں صرف آریہ اخبار کے حوالہ سے یہ لکھتا ہوں اور میں نہیں امید رکھتا کہ کوئی انسان ایسا خدا تعالیٰ سے بیخوف ہو جائے کہ اپنی رویت کی گواہیوں سے منکر ہو جائے ہر ایک شخص کا آخر خدا تعالیٰ سے معاملہ ہے۔ منہ

بالکل غیر معمولی امر معجزانہ تھی حالانکہ نہ صرف ملاؤں نے بلکہ ہر ایک دشمن نے اس ترقی کو روکنے کے لئے پورا زور لگایا اور رہا تا کہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی جھوٹی ثابت ہو۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دوسری پیشگوئی پوری ہو گئی یعنی جیسا کہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے فرمایا تھا دشمن لوگوں کے رجوع کو روک نہ سکے اگر انسان میں حیا اور شرم کا کچھ مادہ اپنے اندر رکھتا ہو تو یہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ عمیق در عمیق غیب کی باتیں جو خدائی قدرتوں سے پُر ہیں انسانی طاقتوں سے بالاتر ہیں اور سوچ سکتا ہے کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو انسانوں کی مخالفانہ کوششیں ضرور کارگر ہو جاتیں۔ ان اشتہاروں کا اگر کچھ نتیجہ ہوا تو یہی ہوا کہ وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو خدا تعالیٰ نے پہلے سے فرمایا تھا کہ دشمن جان توڑ کر زور لگائیں گے کہ عروج اور نصرت الٰہی اور رجوع خلائق کی پیشگوئی پوری نہ ہو مگر وہ پوری ہو جائیگی۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ صرف ملاؤں نے ہی زور نہیں لگایا بلکہ آریہ صاحبوں کا وہ پنڈت جس کی جان کو خدا کی پیشگوئی نے لے لیا یعنی لیکھرام وہ بھی اپنی ناچیز عمر کا حصہ اخیر تحریروں میں کھو گیا کہ براہین احمدیہ کی وہ پیشگوئی پوری نہ ہو جو براہین احمدیہ میں لاکھوں انسانوں کے رجوع اور لاکھوں روپے کی آمدن کے بارہ میں شائع ہو چکی تھی آخر نتیجہ یہ ہوا کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ کو پانچ برس پہلے خبر دی تھی کہ وہ اپنی بدزبانی کی پاداش میں چھ برس کی میعاد میں قتل کیا جائیگا وہ بہ تقریب اُس پیشگوئی کو پورا کر کے راہی ملک عدم ہوگیا۔

ایسا ہی عیسائیوں نے بھی اس پیشگوئی کو روکنے کے لئے بہت زور لگایا اور ان کے اشتہار بھی اب تک میرے پاس موجود ہیں۔ پھر مسلمان جن کا حق تھا اور جن کا فرض تھا کہ مجھے قبول کرتے انہوں نے بھی اس پیشگوئی کے روکنے کے لئے جو براہین احمدیہ میں میری آئندہ ترقی اور اقبال اور رجوع خلائق کی نسبت چھبیس۲۶ برس سے بلکہ قریباً تخمیناً پینتیس۳۵ برس سے زبانی شائع ہو چکی تھی...... ناخنوں تک زور لگایا یہاں تک کہ میں خیال کرتا ہوں کہ ایک لاکھ سے زیادہ میری ہجو کی طرف سے ایسا نکلا ہوگا جس میں بار بار اس بات پر زور دیا گیا کہ یہ شخص کافر ہے دجال ہے بے ایمان ہے کوئی اس کی طرف رُخ نہ کرے اور کوئی اس کی مدد نہ کرے بلکہ کوئی مصافحہ اور السلام علیکم نہ کرے اور جب مر جائے تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔ مگر ان اشتہارات کی کیسی اُلٹی تاثیر ہوئی جس سے خدا تعالیٰ کی قدرت نظر آتی ہے کہ ان کے بعد کئی لاکھ آدمیوں نے میری بیعت کر لی اور کئی لاکھ روپیہ آیا اور دوسرے بے شمار تحائف ہر طرف سے آئے اور خدا کی غیرت اور قدرت نے اُن کے مُنہ پر وہ طمانچے مارے کہ ہر ایک میدان میں اُن کو شکست نصیب ہوئی۔ اور ہر ایک مباہلہ میں موت یا ذلت اُن کے حصہ میں آئی۔ یہ تمام اشتہارات جو مولویوں کی طرف سے نکلے اور عیسائیوں کی طرف سے اور مسلمانوں کی طرف سے شائع ہوئے میرے چند صندوقوں میں موجود ہیں جن میں ہزار ہا گالیوں کے ساتھ جو چوہڑوں چماروں کی گالیوں سے بڑھکر ہیں مجھے مکار۔ فریبی۔ ٹھگ۔ دجال۔ دہریہ اور بے ایمان کر کے یاد کیا گیا ہے اور اس لئے جمع رکھے گئے تا کسی کو انکار نہ ہو سکے۔

جب میں ایک طرف براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی دیکھتا ہوں کہ اگرچہ تو اب اکیلا ہے تیرے ساتھ کوئی بھی نہیں مگر وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ لاکھوں انسان تیرے ساتھ ہو جائیں گے اور اپنے عزیز مالوں سے تیری مدد کریں گے اور ہر ایک قوم کے دشمن زور لگائیں گے کہ یہ پیشگوئی پوری نہ ہو مگر میں ان کو نامراد رکھوں گا اور میں تجھے ہر ایک تباہی سے بچاؤں گا اگرچہ کوئی بچانے والا نہ ہو۔ اور دوسری طرف اس پیشگوئی کے مطابق ہر ایک قوم کے دشمنوں کا پیشگوئی کے روکنے کے لئے پوری کوشش کا مشاہدہ کرتا ہوں اور پھر دیکھتا ہوں کہ باوجود دشمنوں کی سخت مزاحمت کے آخر وہ پیشگوئی ایسی پوری ہوگئی کہ اگر آج وہ تمام بیعت کرنے والے ایک کھلے میدان میں جمع کئے جائیں تو ایک بڑے بادشاہ کے لشکر سے بھی زیادہ ہوں گے تو اس موقعہ پر مجھے زار زار رونا آتا ہے کہ ہمارا خدا کیا ہی قادر خدا ہے کہ جس کے مُنہ کی بات کبھی ٹل نہیں سکتی گو تمام جہان دشمن ہو جائے اور اس بات کو روکنا چاہے۔

یہ وہ بیان تھا جو اس جلسہ میں سنایا گیا تھا۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ کیا قادیان کے ہندو وغیرہ لوگ اس پیشگوئی اور اس کے پورے ہونے کی کچھ خبر نہیں رکھتے۔ کیا لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل جو اس پیشگوئی سے بے خبر ہیں اور کیا آریہ صاحبان اپنے مذہب میں اس کی کوئی ثابت شدہ نظیر بتلا سکتے ہیں اور کیا وہ اس سے انکار کر سکتے ہیں کہ جس زمانہ میں یہ پیشگوئی شائع کی گئی اس زمانہ میں میری طرف کسی کو رجوع نہ تھا لعنتی ہے وہ شخص جو جھوٹ بولے اور مُردار ہے وہ کمینہ جو سچ کو چھپاوے۔ ایسے انسان اگرچہ زبان سے کہیں کہ خدا ہے لیکن درحقیقت وہ خدا سے منکر ہی ہوتے ہیں مگر خدا اپنی طاقتوں سے ظاہر کرتا ہے کہ میں موجود ہوں۔ میں آج سے نہیں بلکہ قدیم سے جانتا ہوں کہ سوائے قادیان کے ہندو اسلام کے سخت دشمن اور تاریکی سے پیار کرتے ہیں وہ نور کو دیکھکر اور بھی تاریکی کی طرف دوڑتے ہیں گویا ان کے نزدیک خدا نہیں اور خدا نے ان کو لیکھرام کا بڑا نشان دکھایا تھا لیکن انہوں نے اس سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔ اور یہ کس قدر صاف نشان تھا جس میں یہ خبر دی گئی تھی کہ لیکھرام طبعی موت سے نہیں مریگا بلکہ وہ چھ۶ سال کے اندر قتل کیا جاویگا اور عید کے دن کے بعد جو دن ہوگا اُس میں یہ واقعہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا اور اس پیشگوئی کی بنا صرف یہ تھی کہ وہ مذہب اسلام کو جھوٹا سمجھتا تھا اور بہت بدزبانی کرتا تھا اور گالیاں دیتا تھا۔ پس خدا نے مجھ کو اطلاع دی کہ وہ تو گوشت یعنی زبان کی چھری اسلام پر چلا رہا ہے مگر خدا تعالیٰ لوہے کی چھری سے اُس کا کام تمام کریگا سو ایسا ہی وقوع میں آیا۔ اور میں نے اشتہار دیا تھا کہ اے آریو! اگر تمہارے پرمیشر میں کچھ شکتی ہے تو اس کی جناب میں دعا اور پرارتھنا کر کے لیکھرام کو بچا لو مگر تمہارا پرمیشر اُس کو بچا نہ سکا۔ اور اُس نے میری نسبت یہ پیشگوئی کی تھی کہ یہ شخص تین برس تک مر جائیگا خدا نے اُس کی پیشگوئی جھوٹی ثابت کی اور ہمارا خدا غالب رہا۔ پھر اُس نے اپنی کتاب خبط احمدیہ میں میرے ساتھ مباہلہ کیا یعنی دعا کی کہ ہم دونوں میں سے جس کا جھوٹا مذہب ہے وہ مر جائے آخر وہ اس دعا کے بعد آپ ہی مر گیا اور راستبازی پر مُہر لگا گیا کہ آریہ مذہب سچا نہیں ہے اور اسلام سچا ہے۔ اور اس نے اپنے مرنے سے میری نسبت یہ بھی گواہی دیدی کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔

ہمیں یہ افسوس کبھی فراموش نہیں ہوگا کہ لیکھرام کی اس موت کا اصل باعث قادیان کے ہندو ہی ہیں وہ محض ناواقف تھا اور جب وہ قادیان میں آیا تو قادیان کے ہندوؤں نے میری نسبت اُس کو یہ کہا کہ یہ جھوٹا اور فریبی ہے۔ ان باتوں کو سُنکر وہ سخت دلیر ہو گیا اور سخت بگڑ گیا اور اپنی زبان کو بدگوئی میں چھری بنا لیا سو وہی چھری اس کا کام کر گئی۔ خدا کے برگزیدہ اور پاک نبی کو گالیاں دینا اور سچے کو جھوٹا قرار دینا آخر انسان کو سزا کے لائق کر دیتا ہے۔ اگر لیکھرام نرمی اور

۱؎ اس جگہ یہ واقعہ قدرت یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم کی نسبت یہ پیشگوئی تھی کہ وہ اگر حق کی طرف رجوع نہیں کریگا تو پندرہ مہینے میں مر جائیگا اور لیکھرام کی نسبت یہ پیشگوئی تھی کہ وہ چھ سال کے اندر قتل کیا جائیگا پھر چونکہ عبداللہ آتھم پیشگوئی کے دنوں میں بہت روتا رہا اور اُسکے دل پر حق کی عظمت غالب آ گئی اور اُس نے اُس مدت میں کوئی بُرا لفظ زبان سے نہ کہا اس لئے خدا نے جو رحیم و کریم ہے اس کی میعاد کو بڑھا دیا۔ اور وہ کچھ بعد قلیل مدت تک زندہ رہ کر مر گیا مگر لیکھرام نے پیشگوئی سُننے کے بعد زبان درازی شروع کی جیسا کہ سفلہ ہندوؤں کی عادت ہے اس لئے اُس کی اصل میعاد بھی پوری نہ ہونے پائی سو ابھی میعاد میں ایک سال باقی تھا جو پیشگوئی کے مطابق قتل کیا گیا۔ ایسا ہی احمد بیگ کی نسبت پیشگوئی پوری ہونے کے بعد بھی اُس کے مرنے کے بعد اُس کے وارثوں نے بہت غم اور خوف ظاہر کیا۔

تواضع اختیار کرتا تو بچایا جاتا کیونکہ خدا کریم و رحیم ہے اور سزا دینے میں دھیما ہے۔ مگر ان لوگوں نے اُس کو بڑا دھوکہ دیا میں جانتا ہوں کہ اُس کی موت کا گناہ قادیان کے ہندوؤں کی گردن پر ہے اور مجھے افسوس ہے کہ ان لوگوں نے اُس سے بہت ہی بُرا سلوک کیا۔ یہ لوگ زبان سے تو کہتے ہیں کہ پرمیشر ہے مگر میں نہیں قبول کرتا کہ ان کے دل پرمیشر پر ایمان لاتے ہیں ان کا عجیب مذہب ہے کہ جس قدر زمین پر پیغمبر گذرے ہیں سب کو گندی گالیاں دیتے ہیں اور جھوٹا جانتے ہیں۔ گویا صرف چھوٹا سا ملک آریہ ورت کا ہی خدا کے تخت کی جگہ رہی ہے اور دوسرے ملکوں سے خدا نے کچھ تعلق نہیں رکھا یا ان سے بے خبر رہا ہے۔ مگر خدا نے قرآن شریف میں یہ فرمایا ہے کہ ہر ایک ملک میں اُسکے پیغمبر آتے رہے ہیں ایسا ہی ہند میں بھی خدا کے پاک پیغمبر اور اس کا کلام پانیوالے گذرے ہیں اور ایسا ہی چاہیئے تھا کیونکہ خدا تمام ملکوں کا ہے نہ صرف ایک ملک کا۔ نہ معلوم کس شیطان نے ان لوگوں کے دلوں میں یہ پھونکدیا ہے کہ بجز وید کے خدا کی ساری کتابیں جھوٹی ہیں اور نعوذ باللہ خدا کا نبی موسیٰ اور خدا کا پیارا عیسیٰ اور خدا کا برگزیدہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سب جھوٹے اور مکار گذرے ہیں۔ ہماری غریبت صلح کا پیغام ان کو دیتی ہے اور ان کے ناپاک اعتقاد جنگ کی تحریک کرکے ہماری طرف تیر چلا رہے ہیں ہم کہتے ہیں کہ ہندو مذہب کے بزرگوں کو مکار اور جھوٹا مت کہو مگر یہ کہو کہ ہزارہا برسوں کے گذرنے کے بعد یہ لوگ اصل مذہب کو بھول گئے۔ مگر بمقابل ہمارے یہ ناپاک طبع لوگ ہمارے نبیوں کو گندی گالیاں دیتے ہیں اور ان کو مفتری اور جھوٹا سمجھتے ہیں پس کوئی کیونکر توقع کر سکتا ہے کہ ایسے ہندوؤں سے صلح ہو سکے ان لوگوں سے بہتر سناتن دھرم کے اکثر نیک اخلاق لوگ ہیں جو ہر ایک نبی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے اور فروتنی سے سر جھکاتے ہیں۔ میری دانست میں اگر جنگلوں کے درندے اور بھیڑیئے ہم سے صلح کر لیں اور شرارت چھوڑ دیں تو یہ ممکن ہے مگر یہ خیال کرنا کہ ایسے اعتقاد کے لوگ کبھی دل کی صفائی سے اہل اسلام سے صلح کر لینگے۔۔۔ سراسر باطل ہے بلکہ اُن کا ان عقیدوں کے ساتھ مسلمانوں سے سچی صلح کرنا ہزاروں محالوں سے بڑھکر محال ہے کیا کوئی سچا مسلمان برداشت کر سکتا ہے جو اپنے پاک اور بزرگ نبیوں کی نسبت ان گالیوں کو سُنے اور پھر صلح کر لے۔ ہرگز نہیں۔ پس ان لوگوں کے ساتھ صلح کرنا ایسا ہی مضر ہے جیسا کہ کاٹنے والے زہریلے سانپ کو اپنی آستین میں رکھ لینا۔ یہ قوم سخت سیہ دل قوم ہے جو تمام پیغمبروں کو جو دنیا میں بڑی بڑی اصلاحیں کر گئے مفتری اور کذاب سمجھتے ہیں نہ حضرت موسیٰ اُن کی زبان سے بچ سکے نہ حضرت عیسیٰ اور نہ ہمارے سید و مولیٰ جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جنھوں نے سب سے زیادہ دنیا میں اصلاح کی جن کے زندہ کئے ہوئے مُردے اب تک زندہ ہیں۔

خدا جو غائب ہے اُس کی ذات کا ثبوت صرف ایک گواہی سے کیونکر مل سکتا ہے اس لئے خدا نے دنیا میں ہر ایک قوم میں ہر ایک ملک میں ہزاروں نبی پیدا کئے اور وہ ایسے وقتوں میں آئے کہ جبکہ زمین لوگوں کے گناہوں سے پلید ہو چکی تھی اُنھوں نے بڑے نشانوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وجود کا ثبوت دیا اور اس کی عظمت دلوں میں بٹھائی اور نئے سرے زمین کو زندہ کیا۔ مگر

بقیہ حاشیہ۔ اسلئے خدا نے اپنے وعدہ کے موافق اُسکے دفاع کی موت میں تاخیر ڈالدی۔ کیونکہ تمام نبیوں کی زبانی خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ جب کسی بلا کا نازل ہونا کسی کی نسبت کوئی پیشگوئی ہو اور وہ لوگ ڈر جائیں اصل اُن کا خوف سے بھر جاوے اور خدا تعالیٰ سے دعا یا صدقہ خیرات سے رجوع کریں تو خدا تعالیٰ رحم کرتا ہے اور اسی اصول کے موافق ہر ایک قوم کے لوگ کسی بلا کے وقت صدقہ خیرات کیا کرتے ہیں۔

یہ لوگ کہتے ہیں کہ بجز وید کے کوئی کتاب خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل نہیں ہوئی اور تمام نبی جھوٹے تھے اور اُن کا تمام وجود مکر اور فریب کا وجود تھا حالانکہ وید اب تک آریہ ورت کو شرک اور بُت پرستی اور آتش پرستی سے صاف نہیں کر سکا۔ غرض یہ لوگ اُن نبیوں کی تکذیب میں جن کی سچائی سورج کی طرح چمکتی ہے حد سے بڑھ گئے ہیں۔ خدا جو اپنے بندوں کے لئے غیرت رکھتا ہے ضرور اس کا فیصلہ کریگا۔ وہ ضرور اپنے پیارے نبیوں کے لئے کوئی ہاتھ دکھلائیگا ہم ان لوگوں پر کوئی ظلم نہیں کرتے وہ ہم پر ظلم کرتے ہیں ہم اُن کو دعا دیتے ہیں وہ ہمیں تیر مارتے ہیں اور خدائے عزّوجل کی قسم ہے کہ اگر یہ لوگ تلوار کے زخم سے ہمیں مجروح کرتے تو ہمیں ایسا ناگوار نہ ہوتا جیسا کہ ان کی گالیوں سے جو ہمارے برگزیدہ نبیوں کو دیتے ہیں ہمارے دل پاش پاش ہو گئے۔ ہم یہ گالیاں سُنکر اُن ناپاک طبع اور دُنیا کے کیڑوں کی طرح مداہنہ نہیں کر سکتے جو کہتے ہیں کہ ہم ان تمام لوگوں کو محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں اگر ان کے باپوں کو گالیاں دیجاتیں تو ایسا ہرگز نہ کہتے۔ خدا ان کا اور ہمارا فیصلہ کرے یہ عجیب مذہب ہے کیا اس قوم سے کسی بھلائی کی امید ہو سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ یہ لوگ اسلام بلکہ تمام نبیوں کے خطرناک دشمن ہیں ان کے گالیوں کے بھرے ہوئے رسالے ہمارے پاس موجود ہیں۔

اب ہم اپنے اصل مقصود کی طرف رجوع کر کے کہتے ہیں کہ قادیان کے آریہ اخبار میں جو لالہ شرمپت برادر لالہ بسمبر داس کے حوالہ سے لکھا گیا ہے کہ ہم نے کوئی نشان آسمانی اس راقم کا نہیں دیکھا یہ اس قسم کا جھوٹ ہے کہ اگر کوئی انسان گندی سے گندی نجاست کھالے تو ایسی نجاست کھانا بھی اس جھوٹ سے کمتر ہے ان باتوں کو سُنکر یقین آتا ہے کہ اس قدر جھوٹ بولنے والے کو اپنے پرمیشر پر ایمان نہیں اور وہ ہرگز نہیں ڈرتا کہ جھوٹ کا کوئی بُرا نتیجہ ہو سکتا ہے چونکہ میں نے کئی کتابوں میں لالہ شرمپت اور لالہ ملاوا مل ساکنان قادیان کی نسبت لکھدیا ہے کہ اُنھوں نے فلاں فلاں آسمانی نشان میرے دیکھے ہیں بلکہ بیسیوں نشان دیکھے ہیں اور وہ کتابیں آجتک کروڑہا انسانوں میں شایع ہو چکی ہیں پس اگر اُنھوں نے مجھ سے آسمانی نشان نہیں دیکھے تو اس صورت میں مجھ سے زیادہ دنیا میں کون جھوٹا ہوگا اور میرے جیسا کون ناپاک طبع اور مفتری ہوگا جس نے محض افترا اور جھوٹ کے طور پر ان کو اپنے نشانوں کا گواہ قرار دیدیا اور اگر میں اپنے دعوے میں سچا ہوں تو ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اس سے بڑھکر میری اور کیا بے عزتی ہوگی کہ ان لوگوں نے اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ سے مجھے جھوٹا اور افترا کرنے والا قرار دیا دُور کے لوگ کیا جانتے ہیں کہ اصلیت کیا ہے بلکہ اُس عداوت کی وجہ سے کہ جو اکثر لوگوں کی میرے ساتھ ہے ان لوگوں کو سچا سمجھیں گے اور گھر کی گواہی خیال کرینگے اور اس طرح پر اور بھی اپنی عاقبت خراب کر لینگے پس چونکہ میں اس بے عزتی کو برداشت نہیں کر سکتا اور نیز اس سے خدا کے قایم کردہ سلسلہ پر نہایت بد اثر ہے اس لئے میں اول تو لالہ شرمپت اور ملاوا مل کو مخاطب کرتا ہوں کہ وہ خدا کی قسم کے ساتھ مجھ سے فیصلہ کر لیں اور خواہ مقابل پر اور خواہ تحریر کے ذریعہ سے اس طرح پر خدا کی قسم کھائیں کہ فلاں فلاں نشان جو بیچ لکھے گئے ہیں ہم نے نہیں دیکھے اور اگر ہم جھوٹ بولتے ہیں تو خدا ہم پر اور ہماری اولاد پر اس جھوٹ کی سزا نازل کرے۔ اور وہ نشان آسمانی بہت سے ہیں جو براہین احمدیہ میں لکھے گئے ہیں۔ لیکن اس قسم کے لئے سب نشانوں کے لکھنے کی ضرورت نہیں۔

(۱) لالہ شرمپت کے لئے یہ کافی ہے کہ اول تو اس نے میرا وہ زمانہ دیکھا جبکہ وہ میرے ساتھ اکیلا چند دفعہ امرتسر گیا تھا اور نیز براہین احمدیہ کے چھپنے کے وقت وہ میرے ساتھ ہی پادری رجب علی کے مکان پر گئی

دیا گیا۔ وہ خوب جانتا ہے کہ اس وقت میں ایک گمنام آدمی تھا میرے ساتھ کسی کو تعلق نہ تھا اور اس کو خوب معلوم ہے کہ براہین احمدیہ کے چھپنے کے زمانہ میں یعنے جبکہ یہ پیشگوئی ایک دنیا کے رجوع کرنیکی براہین احمدیہ میں درج ہو کر چھپی تھی بجز چند آدمیوں کے جو انگلیوں پر گنے جاسکتے تھے کوئی میرے ساتھ تعلق نہ رکھتا تھا **اُس نے پوری ہوتی دیکھ لی یا نہیں** - اور قسم کھا کر کہے کہ یا اس کے نزدیک یہ کام انسان کا ہو سکتا ہے کہ اپنی ناداری اور گمنامی کے زمانہ میں دنیا کے سامنے قطعی اور یقینی طور پر یہ پیشگوئی پیش کرے کہ خدا نے مجھے فرمایا ہے کہ تیرے پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ جوق در جوق تیرے پاس آئیں گے اور لاکھوں انسان تیری طرف رجوع کریں گے اور کئی لاکھ روپیہ تجھے آئیگا اور تو تمام دنیا میں عزت کے ساتھ مشہور کیا جائیگا اور پھر اُس پیشگوئی کو پورا بھی کر دے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اس نے محض افترا کیا ہے اور جھوٹ بولا ہے اور جھوٹ کی نجاست کھائی ہے اور نیز خدا اپنی پیشگوئیوں کو سوا ہر ایک مزاحم کو نامراد رکھے اور لالہ شرمپت قسم کھا کر کہے کہ کیا اُس نے یہ پیشگوئی پوری ہوتی دیکھ لی یا نہیں؟ اور کیا اُس کے پاس کوئی ایسی نظیر ہے کہ کسی جھوٹے نے خدا کا نام لیکر ایسی پیشگوئی کی ہو اور وہ پوری ہو گئی ہو اور چاہیے کہ اس نظیر کو پیش کرے۔

(۲) دوسری قسم کھا کر بتلا وے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ اس کے بھائی بسمبرداس مع خوشحال برہمن کے کسی فوجداری مقدمہ میں سزایاب ہو کر دونوں قید ہو گئے تھے تو اس وقت اُس نے مجھ سے دعا کی درخواست کی تھی اور میں نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر اُسے یہ بتلایا تھا کہ میری دعا سے آدھی قید بسمبرداس کی تخفیف کی گئی اور اُسے بتلا دیا کہ خدا نے دکھلایا ہے کہ اس کی مسل واپس آئیگی اور وہ [illegible] جہاں اُس کی سزا کا فیصلہ ہے اور پہلے آدھی قید [illegible] ہے مگر خوشحال برہمن کی سزا نہیں گھٹائی بلکہ اس کی پوری سزا رکھی کیونکہ اُس نے مجھ سے دعا کی درخواست نہیں کی تھی۔ اور کیا یہ سچ نہیں کہ میں نے اس پیشگوئی کے بتانے کے وقت میں یہ بھی کہا تھا کہ خدا نے مجھے اپنی وحی سے علم دیا ہے کہ چیف کورٹ سے مسل واپس آئیگی اور بسمبرداس کی آدھی قید تخفیف کی جائیگی مگر بری نہیں ہوگا اور خوشحال برہمن پوری قید بھگت کر جیل سے باہر آئیگا اور یہ اُس وقت کہا تھا کہ جب چیف کورٹ میں بسمبرداس اور خوشحال برہمن کا اپیل ابھی دائر ہی کیا گیا تھا اور کسی کو خبر نہ تھی کہ انجام کیا ہوگا بلکہ خود چیف کورٹ کے ججوں کو بھی خبر نہیں ہوگی کہ کس حکم کی طرف ہمارا قلم چلے گا۔ اُس وقت میں نے بتلایا تھا کہ وہ قادر خدا جس نے قرآن نازل کیا ہے وہ مجھے کہتا ہے کہ میں نے تیری دعا قبول کی اور ایسا ہوگا کہ چیف کورٹ سے مسل واپس آئیگی اور بسمبرداس کی آدھی قید دعا کے باعث سے معاف کی جائیگی۔ مگر بری نہیں ہوگا۔ اور خوشحال برہمن نہ بری ہوگا اور نہ اُس کی قید میں تخفیف کی جائے گی تا دعا قبول ہونے کے لئے ایک نشان رہے اور آخر ایسا ہی ہوا اور مسل چیف کورٹ سے بعد ضلع میں واپس اور بسمبرداس کی آدھی قید تخفیف کی گئی مگر خوشحال برہمن کا قید میں سے ایک دن بھی تخفیف نہ کیا گیا اور دونوں بریت ہونے سے محروم رہے اور شرمپت حلف اُٹھا کر یہ بھی بتا وے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ جب اس طرح پر آخر کار میری پیشگوئی کے مطابق فیصلہ ہوا تو لالہ شرمپت نے میری طرف ایک رقعہ لکھا کہ آپ کی نیک بختی کی وجہ سے خدا نے یہ غیب کی باتیں آپ پر کھول دیں ہیں اور دعا قبول کی۔

اور لالہ شرمپت قسم کھا کر یہ بھی بتا وے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ ایک مدت تک وہ میرے پاس یہی جھوٹ بولتا رہا کہ میرا بھائی بسمبرداس بری ہو گیا ہے اور پھر جب حافظ ہدایت علی جو ان دنوں میں بٹالہ کا تحصیلدار تھا اتفاقاً قادیان میں آیا اور قریباً دس بجے کا وقت تھا تب بسمبرداس میرے مردانہ مکان کے نیچے اُس کو ملا اور اس نے بسمبرداس کو مخاطب کر کے کہا کہ ہم خوش ہوئے کہ تم قید سے مخلصی پا گئے مگر افسوس کہ تم بری نہ ہوئے تب میں نے شرمپت کو کہا کہ تم کیوں اسقدر مدت تک میرے پاس جھوٹ بولتے رہے کہ میرا بھائی بسمبرداس بری ہو گیا ہے تو شرمپت نے یہ جواب دیا کہ ہم نے اس لئے اصل حقیقت کو چھپایا کہ اصلیت ظاہر کرنے سے ایک داغ رہ جاتا تھا اور آئندہ رشتوں ناطوں میں ایک رکاوٹ پیدا ہو جاتی تھی اور اندیشہ تھا کہ برادری کے لوگ ہمارے خاندان کو داغ دار خیال کریں اور کیا یہ سچ نہیں کہ جب بسمبرداس کی قید کی نسبت چیف کورٹ میں اپیل دائر کیا گیا تو نماز عشاء کے وقت جب میں اپنی مسجد میں تھا علی محمد نام ایک مُلّاں ساکن قادیان نے جو اب تک زندہ اور ہمارے سلسلہ کا مخالف ہے میرے پاس آکر بیان کیا کہ اپیل منظور ہو گئی اور بسمبرداس بری ہو گیا اور کہا کہ بازار میں اس خوشی کا ایک بڑا جوش برپا ہے۔ تب اس غم سے میرے پر وہ حالت گذری کہ خدا جانتا ہے اُس غم سے میں محسوس نہیں کر سکتا تھا کہ میں زندہ ہوں یا مر گیا ہوں۔ اسی حالت میں نماز شروع کی گئی جب میں سجدہ میں گیا تو مجھے یہ الہام ہوا لاتخف انک انت الاعلیٰ - یعنے غم نہ کر تجھ کو غلبہ ہوگا۔ تب میں نے شرمپت کو اس سے اطلاع دی اور حقیقت یہ کھلی کہ اپیل صرف لیا گیا ہے یہ نہیں کہ بسمبرداس بری کیا گیا ہے۔

پس شرمپت قسم کھا کر بتلا دے کہ کیا یہ واقعہ نہیں گذرا اور دوسری طرف علی محمد مُلّاں بھی قسم کے لئے بلایا جائیگا جو ایک مخالف بلکہ ایک نہایت خبیث مخالف کا عالی ہے۔

(۳) اور کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ایک دفعہ چندا سنگھ نام ایک سکھ پر بابت دردر خشاں تحصیل بٹالہ میں ہماری طرف سے نالش دائر کی گئی تھی کہ اُس نے بغیر اجازت ہماری کے اپنے کھیت سے درخت کاٹ لئے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ سے دعا کرنے کے وقت میری دعا کو قبول فرما کر میرے پر یہ ظاہر کیا تھا کہ ڈگری ہو گئی اور میں نے یہ پیشگوئی شرمپت کو بتا دی تھی۔ پھر ایسا اتفاق ہوا کہ مقدمہ کے وقت ہماری طرف سے عدالت میں کوئی حاضر نہ تھا اور فریق ثانی حاضر ہو گئے تھے۔ قریب عصر کے وقت تھا کہ شرمپت نے ہماری مسجد میں آکر تمسخر کے طور پر مجھے یہ کہا کہ مقدمہ خارج ہو گیا ڈگری نہیں ہوئی۔ تب مجھ پر وہ غم گذرا جس کو میں بیان نہیں کر سکتا کیونکہ خدا کا قطعی طور پر کلام تھا میں مسجد میں نہایت پریشانی سے بیٹھ گیا اس خیال سے کہ ایک مشرک نے مجھے شرمندہ کیا اور میں اُس کی اس خبر سے انکار نہیں کر سکتا تھا کیونکہ قریب پندرہ آدمی کے ہندو اور مسلمان بٹالہ سے یہ خبر لائے تھے اس لئے نہایت درجہ کا غم مجھ پر طاری تھا اتنے میں غیب سے ایک آواز آئی اور نہایت رعبناک آواز تھی اس کے الفاظ یہ تھے **ڈگری ہوئی مسلمان ہے** یعنے کیا تو خدا کے کلام کو باور نہیں کرتا ایسی آواز پہلے اس سے میں نے کبھی نہیں سُنی تھی میں مسجد کے ہر طرف دوڑا کہ یہ بلند آواز کس طرف سے آئی اور آخر معلوم ہوا کہ فرشتہ کی آواز ہے یہ وہی فرشتے ہیں جن سے آجکل کے اندھے آریہ* انکار کرتے ہیں

* نادان آریہ کہتے ہیں کہ خدا کو کسی چٹھی رسان کی کیا حاجت ہے یعنے وہ فرشتوں کا محتاج نہیں پس یہ تو سچ ہے کہ خدا کسی چیز کا محتاج نہیں مگر اُس کی عادت میں داخل ہے کہ وہ وسائط سے کام لیتا ہے اور وسائط سے کام لینا اُسکے عام قانون قدرت میں داخل ہے دیکھو وہ ہوا کے ذریعہ سے کانوں تک آواز پہنچاتا ہے۔ پس جسمانی سلسلہ سے

تب مینے اُسی وقت شرمپت کو بلایا اور کہا کہ ابھی خدا کی طرف سے مجھے یہ آواز آئی ہے۔ اس پر اُس نے پھر ہنس دیا اور کہا کہ بٹالہ سے پندرہ سولہ آدمی آئے ہیں اور مجھے اُس نے اس وقت ایک دیوانہ سا خیال کیا۔ رات میری سخت بیقراری میں بسر ہوئی صبح ہوتے ہی مَیں خود بٹالہ گیا۔ تحصیل میں حافظ ہدایت علی تحصیلدار موجود نہ تھا مگر اس کا سررشتہ دار منفرداً اس نام موجود تھا جو اب تک زندہ ہوگا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ کیا ہمارا مقدمہ خارج ہوگیا اُس نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ ڈگری ہوئی ہے مینے کہا کہ قادیان کے پندرہ سولہ آدمی جو فریق مخالف اور اُس کے گواہ تھے سب نے جاکر یہی بیان کیا ہے کہ مقدمہ خارج ہوگیا ہے اس نے جواب دیا کہ ایک طرح سے انھوں نے بھی جھوٹ نہیں بولا۔ بات یہ ہوئی کہ تحصیلدار کے فیصلہ لکھنے کے وقت میں حاضر نہ تھا کسی کام کے لئے باہر چلا گیا تھا یا شاید یہ کہا تھا کہ میں پاخانہ پھرنے کے لئے چلا گیا تھا اور تحصیلدار نیا آیا ہوا تھا اور اُس کو پیچ در پیچ مقدمات کی خبر نہ تھی اور فریق مخالف نے اُس کے فیصلہ لکھنے کے وقت ایک فیصلہ صاحب کمشنر کا اُس کے آگے پیش کیا تھا اور اس میں صاحب کمشنر کا یہ حکم تھا کہ چونکہ یہ مزارع موروثی ہیں اس لئے اُن کا حق ہے کہ اپنے اپنے کھیت کے درخت ضرورت کے وقت کاٹ لیا کریں مالک کا اس میں کچھ دخل نہیں۔ تحصیلدار نے اس فیصلہ کو دیکھ کر مقدمہ خارج کردیا اور جب میں آیا تو مجھے وہ اپنا لکھا ہوا فیصلہ دیا کہ شامل مسل کردو۔ مینے پڑھکر کہا کہ ان زمینداروں نے آپ کو دھوکہ دیا ہے کیونکہ جس فیصلہ کو انھوں نے پیش کیا ہے وہ صاحب فنانشل کے حکم سے منسوخ ہوچکا ہے اور بموجب اس حکم کے کوئی مزارعہ موروثی ہو یا غیر موروثی بغیر اجازت مالک کے اپنے کھیت کا درخت نہیں کاٹ سکتا۔ اور مینے مسل میں سے وہ فیصلہ اُن کو دکھلا دیا۔ تب تحصیلدار نے فی الفور اپنا پہلا فیصلہ چاک کردیا اور ٹکڑے ٹکڑے کرکے پھینک دیا اور دوسرا فیصلہ ڈگری کا لکھا اور کل خرچہ مدعا علیہم کے ذمہ ڈالا۔ فریق ثانی تو خوشی خوشی اپنے حق میں فیصلہ سُنکر قادیان کو چلے گئے تھے ان کو اس دوسرے فیصلہ کی خبر نہ تھی اس لئے اُنھوں نے وہی ظاہر کیا جو اِن کو معلوم تھا۔

غرض مَیں نے واپس آکر یہ سب حال شرمپت کو سُنایا اور مزارعان کو بھی اپنی جھوٹی خوشی پر اطلاع ہوگئی۔ پس اگر لالہ شرمپت اس نشان سے بھی منکر ہے تو چاہئے کہ قسم کھاکر کہے کہ ایسا کوئی واقعہ ظہور میں نہیں آیا اور یہ بیان سراسر افترا ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ابھی بہت سے لوگ قادیان میں اُن میں سے زندہ ہونگے جنھوں نے یہ نشان دیکھا ہے۔

اور سوائے اس کے بیسیوں اور ایسے آسمانی نشان ہیں جن کا گواہ رویت لالہ شرمپت ہے وہ تو بڑی مشکل میں پڑگیا ہے کہاں تک آریہ لوگ اس سے انکار کرائینگے۔

(۴) بھلا لالہ شرمپت قسم کھاکر کہے کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جب نواب محمد حیات خان سی۔ ایس۔ آئی۔ معطل ہوگیا تھا اور کوئی صورت بریت کی امید نہیں تھی اور اُس نے مجھ سے دعا کی درخواست کی تھی تو میرے پر خدا نے ظاہر کیا تھا کہ وہ بری کیا جائیگا اور مینے کشفی نظر سے اُس کو عدالت کی کرسی پر بیٹھا دیکھا تھا اور یہ بات مینے اُس کو بتا دی تھی اور نہ صرف اُس کو بلکہ صدہا ہندوؤں کو بتائی تھی چنانچہ کشن سنگھ آریہ بھی اس کا گواہ ہے اگر یہ سچ نہیں تو قسم کھاوے اور (۵) پھر لالہ شرمپت قسم کھاکر بتاوے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ جب پنڈت دیانند نے پنجاب میں آکر بہت شور کیا اور خدا کے برگزیدہ نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف کی اپنی کتاب ستیارتھ

پرکاش میں تحقیر کی اور خدا کے تمام مقدس نبیوں کو سونے کھوٹے کی طرح قرار دیا۔ تب مینے شرمپت کو کہا کہ خدا نے میرے پر ظاہر کردیا ہے کہ اب اسکی موت کا دن قریب ہے وہ بہت جلد مریگا کیونکہ اس کا دل مرگیا ہے چنانچہ وہ اس پیشگوئی کے بعد صرف چند دنوں میں ہی اجمیر میں مرگیا اور اپنی حسرتیں اپنے ساتھ لے گیا۔

(۶) اور نیز شرمپت قسم کھاکر بتلائے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ ایک دفعہ اس کو اور ملاوامل کو صبح کے وقت یہ الہام بتلایا گیا تھا کہ آج ارباب سرور خان نام ایک شخص کا روپیہ آئیگا اور وہ ارباب محمد لشکر خان کا رشتہ دار ہوگا تب ملاوامل وقت پر ڈاکخانہ میں گیا اور خبر لایا کہ سرور خان کا اسقدر روپیہ آیا ہے مگر ساتھ ہی یہ عذر کیا کہ کیونکر معلوم ہو کہ یہ فلاں شخص کا رشتہ دار ہے تب اسکی تصفیہ کے لئے اُن کے روبرو مردان میں بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ کی طرف خط لکھا گیا تھا جو اِن دنوں میں میرے سخت مخالف ہیں اُن کا جواب آیا کہ ارباب سرور خان ارباب محمد لشکر خان کا بیٹا ہے۔

(۷) اور کیا یہ سچ نہیں کہ ایک مرتبہ مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ اے عمی بازی خویش کردی و مرا افسوس بسیار دادی اور اسی دن شرمپت کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جس کا نام اُس نے ابن چند رکھا اور اُن دنوں میں میرا بھائی غلام قادر مرحوم بیمار تھا۔ مَیں نے لالہ شرمپت کو کہا کہ آج مجھے یہ الہام ہوا ہے۔ یہ میرے بھائی کی موت کی طرف اشارہ ہے اور الہامی طور پر میرے بیٹے سلطان احمد کی طرف سے یہ کلمہ ہے اور یا ممکن ہے کہ تیرے بیٹے کی طرف اشارہ ہو جس کا نام تو نے ابن چند رکھا ہے یہ میرا کہنا ہی تھا کہ لالہ شرمپت نے گھر میں جاکر اپنے بیٹے کا نام بدل دیا اور بجائے ابن چند کے گوکل چند نام رکھ دیا جو اب تک زندہ موجود ہے مگر چند روز کے بعد میرا بھائی فوت ہوگیا۔ اور یہ بات بھی لالہ شرمپت سے حلفاً دریافت کرنی چاہئے کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جب گورداسپور میں ایک شخص کرم دین نام نے میرے پر دعویٰ ازالہ حیثیت عرفی عدالت آتمارام اکسٹرا اسسٹنٹ میں دایر کیا ہوا تھا تو مینے لالہ شرمپت کو کہا تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ انجام کار مَیں اس مقدمہ میں بری کیا جاؤنگا مگر کرم دین سزا پائیگا۔ یہ اُس وقت اسکی خبر ہے کہ جب تمام آثار اسکے برخلاف تھے اور حاکم کی رائے ہمارے مخالف تھی۔ چنانچہ آتمارام مجوز مقدمہ نے اپنے فیصلہ کے وقت بڑی سختی سے فیصلہ دیا اور ہم پر سات سو روپیہ جرمانہ کیا۔ اور ناخنوں تک زور لگاکر فیصلہ لکھا۔ اور پھر صاحب ڈویژنل جج کے محکمہ سے جیسا کہ مینے پیشگوئی کی تھی وہ حکم آتمارام کا منسوخ کیا گیا اور صاحب موصوف نے مجھ کو بڑی عزت کے ساتھ بری کرکے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ جو الفاظ اپیلانٹ نے یعنے مینے کرمدین کی نسبت استعمال کئے ہیں یعنے کذاب اور لئیم* کا لفظ اِن الفاظ سے کرمدین کی کچھ بھی ازالہ حیثیت عرفی نہیں ہوئی بلکہ اگر ان الفاظ سے بڑھکر بھی کوئی اور سخت الفاظ اسکے حق میں استعمال کئے جاتے تب بھی وہ ان الفاظ کا مستحق تھا۔ یہ تو میرے حق میں فیصلہ ہوا مگر کرمدین پر بحال رہا یعنی روپیہ جرمانہ قائم رہا یہ پیشگوئی نہ صرف مَیں نے لالہ شرمپت کو بتلائی تھی بلکہ مَیں اس پیشگوئی کو مقدمہ کے وجود سے بھی پہلے اپنی کتاب مواہب الرحمان میں جو ایک عربی زبان میں کتاب ہے شائع کرچکا تھا۔ پس کسی کے لئے ممکن نہیں جو اس سے انکار کرسکے ؛

یہ چند پیشگوئیاں بطور نمونہ میں اسوقت پیش کرتا ہوں اور میں خدا تعالیٰ کی قسم

بقیہ حاشیہ صفحہ روحانی نقل اُس کا عین مطابق ہے جو روحانی کانوں کو اپنی آواز فرشتوں کے ذریعہ سے جو ہوا کے قائم مقام میں پہنچاوے اور ضرور ہے کہ جسمانی اور روحانی سلسلے دونوں باہم مطابق ہوں اور یہی دلیل قرآن شریف نے پیش کی ہے - منہ

* کرمدین کا بیان تھا کہ کذاب اُسکو کہتے ہیں جو بہت جھوٹ بولنے والا ہو اور ہمیشہ جھوٹ بولتا ہو اور لئیم اُسکو کہتے ہیں جو ولد الزنا ہو اور سکی خاندان میں ایسا ہی سلسلہ چلا آیا ہو اور اُس نے کتابیں بھی دکھلائیں مگر ڈویژنل جج نے فرمایا کہ اگر اِن الفاظ سے سخت تر بھی الفاظ بولے جاتے تب بھی ان سے کرمدین کی کچھ بے عزتی نہیں تھی یعنے اُس کی حالت کے لحاظ سے ابھی یہ الفاظ تھوڑے ہیں - منہ

کھا کر کہتا ہوں کہ یہ سب بیان صحیح ہیں اور کئی دفعہ لالہ شرمپت نے ان نشانوں کو دیکھا ہے اور اگر میں نے جھوٹ بولا ہے تو خدا مجھ پر اور میرے لڑکوں پر ایک سال کے اندر اس کی سزا نازل کرے۔ آمین۔ ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ ایسا ہی شرمپت کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی میری طرح قسم کے مقابل پر قسم کھاوے اور یہ ہے کہ اگر میں نے اس قسم میں جھوٹ بولا ہے تو خدا مجھ پر اور میری اولاد پر ایک سال کے اندر اس کی سزا وارد کرے۔ آمین۔ ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

یہ تو شرمپت کی نسبت لکھا گیا اور ملاوامل اس کا دوست بھی اس بیان میں شریک ہے اُس کو چاہیئے کہ اسبات کی قسم کھاوے کہ کیا یہ سچ ہے کہ والد صاحب کی وفات کے بعد الہام الیس اللہ بکاف عبدہ مہر پر کھدوانے کے لئے امرتسر میں نہیں بھیجا تھا اور کیا یہ سچ ہے کہ وہ مہر نہیں لایا تھا اور کیا اُس زمانہ میں اس عروج اور شان و شوکت اور رجوع خلائق کا نام و نشان تھا اور کیا یہ تمام پیشگوئی اُس کو نہیں بتائی گئی تھی جس کے لئے وہ بھیجا گیا تھا یعنی اس کو یہ بتایا گیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھکو یہ خبر ملی تھی کہ شنبہ کے روز آفتاب کے غروب کے بعد میرا والد فوت ہو جائیگا اور تجھے کچھ غم نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ میں تیرا متکفل رہوں گا اور تیری حاجات پوری کرنے کے لئے میں کافی ہونگا اور یہ تخمیناً پینتیس یا چھتیس برس کا الہام ہے جبکہ میں زاویہ گمنامی میں ایسا پوشیدہ تھا جیسا کہ ایک گوہر کسی جوہر کا سمندر کی تہ کے نیچے پوشیدہ ہو۔

دوسری یہ بتاوے کہ کیا وہ ایک مرتبہ مرض دق میں مبتلا نہیں ہوا تھا اُس کو خواب بھی آ چکی تھی کہ ایک زہریلے سانپ نے اس کو کاٹا ہے اور تمام بدن سوج گیا ہے اور کیا یہ سچ نہیں کہ وہ میرے پاس آ کر رویا تھا اور دعا کے لئے کہا تھا۔ تب میں نے اُس کے حق میں دعا کی تھی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا تھا قلنا یا نار کونی بردا وسلاما۔ یعنی ہم نے تپ کی آگ کو کہا کہ ٹھنڈی ہو جا اور یہ الہام اس کو سنا دیا گیا تھا اور پھر بعد اسکے چند دنوں میں ہی وہ صحت یاب ہو گیا۔

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں اور اگر یہ جھوٹ ہیں تو خدا ایک سال کے اندر میرے پر اور میرے لڑکوں پر تباہی نازل کرے اور جھوٹ کی سزا دے۔ آمین۔ ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

ایسا ہی ملاوامل کو چاہیئے کہ چند روزہ دنیا سے محبت نہ کرے اور اگر ان بیانات سے انکاری ہے تو میری طرح قسم کھاوے کہ یہ سب افترا ہے اور اگر یہ باتیں سچ ہیں تو ایک سال کے اندر میرے پر اور میری تمام اولاد پر خدا کا عذاب نازل ہو آمین۔ ولعنۃ اللہ علی الکاذبین*۔

اور یاد رہے کہ یہ لوگ اس طرح ہرگز قسم نہ کھائینگے بلکہ حق پوشی کا طریق اختیار کریں گے اور سچائی کا خون کرنا چاہینگے۔ تب مجھے امید رکھنا چاہیئے کہ حق پوشی کی حالت میں بھی خدا ان کو بے سزا نہیں چھوڑیگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کی بے عزتی خدا کی بے عزتی ہے۔ ملاوامل اسبات کا بھی گواہ ہے کہ اس نے یہ سب کچھ دیکھ کر پھر مخالفت کر کے اپنے پورے زور اور بیان سے مخالفت سے ایک اشتہار دیا تھا جسکو دس برس گذر گئے اور لوگوں کو روکا تھا کہ میری طرف رجوع نہ کریں اور نہ کچھ مالی مدد کریں۔ تب اسکے روکنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے اشتہار کے بعد کئی لاکھ انسان میرے ساتھ شامل ہو گئے اور کئی لاکھ روپیہ آیا۔ مگر پھر بھی اُس نے خدا کے ہاتھ کو محسوس نہ کیا۔

بالآخر ہم اسبات کا لکھنا بہت ہی ضروری سمجھتے ہیں کہ جس پرمیشر کو پنڈت دیانند نے آریوں کے سامنے پیش کیا ہے وہ ایک ایسا پرمیشر ہے جسکا عدم اور وجود برابر ہے کیونکہ وہ اسبات پر قادر نہیں کہ اگر ایک شخص الٰہی آواز کی اور بد چلنی کے زمانہ سے تائب ہو کر اسی اپنے پہلے جنم میں مکتی کو پانا چاہے تو اس کو اس کی توبہ اور پاک تبدیلی کی وجہ سے مکتی عنایت کر سکے بلکہ اُس کے لئے آریہ اصول کے رو سے کسی دوسری جون میں پڑ کر دوبارہ دُنیا میں آنا ضروری ہے خواہ وہ انسانی جون کو چھوڑ کر کتا بنے یا بندر یا سور یا گدھا تو ضرور جاہیئے۔ یہ پرمیشر ہے جسکو دیالو اور سرب شکتی مان کہا جاتا ہے اگر انسان نے اپنی ہی کوشش سے سب کچھ کرنا ہے تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ پھر پرمیشر کا کس بات میں شکر ادا کیا جائے اور جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کے بعض حصہ عمر میں ایسا زمانہ بھی آ جاتا ہے کہ وہ کسی حد تک نفسانی جوشوں اور خواہشوں کا تابع ہوتا ہے اور کم سے کم یہ کہ غفلت جو گناہوں کی ماں ہے ضرور کسی قدر اُس سے حصہ لیتا ہے اور یہ انسان کی فطرت میں داخل ہے کہ وہ کیا جسمانی پہلو کے رو سے اور کیا روحانی پہلو کے رو سے ابتدا میں کمزوری میں پیدا ہوتا ہے اور پھر اگر خدا کا فضل شامل حال ہو تو آہستہ آہستہ پاکیزگی کی طرف ترقی کرتا ہے پس یہ خوب پرمیشر ہے جسے انسان کی فطرت کی بھی خبر نہیں اگر اسی طرح مکتی پانا ہے تو پھر مکتی کی حقیقت معلوم۔ ہم اس آزمائش کے لئے نہ صرف ایک آریہ کو مخاطب کرتے ہیں نہ دو کو نہ تین کو بلکہ نہایت یقین اور بصیرت تامہ کی راہ سے کہتے ہیں کہ ہمارے روبرو دو ہزار یا دس ہزار یا بیس ہزار یا مثلاً ایک لاکھ ہی آریہ کھڑے ہو کر قسم کھاویں کہ کیا ان کی سوانح عمری ایسی پاک ہے کہ کسی قسم کا اُن سے گناہ سرزد نہیں ہوا اور کیا وہ آریہ اصولوں کے رو سے تسلی رکھتے ہیں کہ وہ مرتے ہی مکتی پا جائینگے اور پھر جب مخلوقات پر نظر ڈالی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کی تعداد کو دوسری مخلوقات سے وہ نسبت نہیں جو قطرہ کو دریا کی طرف ہوتی ہے کیونکہ علاوہ ان تمام بیشمار جانوروں کے جو خشکی اور تری میں پائے جاتے ہیں ایسے غیر مرئی جانور بھی کرۂ ہوا اور پانی میں موجود ہیں جو وہ نظر نہیں آ سکتے جیسا کہ تحقیقات سے ثابت ہے کہ ایک قطرہ پانی میں موجود ہیں جو وہ نظر نہیں آ سکتے جیسا کہ تحقیقات سے ثابت ہے کہ ایک قطرہ پانی میں کئی ہزار کیڑے ہوتے ہیں۔ پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ باوجود اس قدر زمانہ اور مدت دراز گذرنے کے پرمیشر نے مکتی دینے میں ایسی ناقابل کارروائی کی ہے کہ گویا کچھ بھی نہیں کی۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ پرمیشر کی ہرگز مرضی ہی نہیں کہ کوئی شخص مکتی حاصل کر سکے اور یا یوں کہو کہ وہ مکتی دینے پر قادر ہی نہیں اور یہ بات بہت قرین قیاس معلوم ہوتی ہے کیونکہ اگر قادر ہو تو پھر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ دائمی نجات یا مکتی نہ دے سکے اور ایسا ہی باوجود دیالو اور قادر ہونے اُس نے کچھ

---

* اور اگر وہ راست راست شایع کر دینگے تو مجھے قوی امید ہے کہ وہ خدا سے اس کا اجر اور برکت پائینگے مگر خدا پسند نہیں کرتا کہ کوئی جھوٹ بولکر سچائی پر پردہ ڈالنا چاہے کہ اس میں وہ خدا کی عزت اور جلال پر حملہ کرتا ہے اس لئے آخر کار خدا اُس کو پکڑ لیتا ہے۔

* یہ سچ ہے کہ اگرچہ ملاوامل نے اپنے اشتہار میں میرے نشانوں کے دیکھنے سے انکار کر دیا تھا مگر اس انکار کا کچھ اعتبار نہیں اکثر لوگ خود غرضی سے دو دو روپے لے کر عدالتوں میں گواہی کے وقت جھوٹ کی نجاست کھا لیتے ہیں تمام مدار ایسی قسم پر ہے جو میں نے لکھی ہے اگر یہ لوگ خدا سے بے خوف ہو کر اپنی قوم کو خوش کرنے کیلئے ایسی قسم کھا لینگے تب انکو معلوم ہوگا کہ خدا بھی ہے۔ منہ

* یہ پیشگوئی نہ صرف کتاب مواہب الرحمن میں بلکہ اخبار الحکم اور البدر میں بھی وقوع سے پہلے شایع کی گئی تھی۔ منہ

* یہ بددعا کا فقرہ اس امر سے لازم ملزوم ہے کہ میری اس دعا کے مقابل پر شرمپت بھی اپنی نسبت انہیں الفاظ کیساتھ بددعا طبع کرا کر کسی اخبار میں شایع کرا دے۔ منہ

سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں وہ ایسا بڑا مزاج رکھتا ہے کہ ایک ذرہ سے گناہ کو بھی بخش نہیں سکتا۔ اور جب تک ایک گناہ کے لئے کروڑہا جونوں میں نہ ڈالے خوش نہیں ہوتا۔ ایسے پرمیشر سے کس بہتری کی امید ہو سکتی ہے اور جبکہ ایک شریف طبع انسان اپنے قصور وار کے قصور اس کی توبہ اور درخواست معافی پر بخش سکتا ہے اور انسان کی فطرت میں یہ قوت پائی جاتی ہے کہ کسی خطاکار کی پشیمانی اور آہ و زاری پر اس کی خطا کو بخش دیتا ہے تو کیا وہ خدا جس نے انسان کو پیدا کیا ہے وہ اس صفت سے محروم ہے ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔

پس یہ آریوں کی غلطی ہے کہ اس خدا کو جسکو وہ رب العالمین کہتے ہیں اور سرب شکتی مان بھی سمجھتے ہیں اس کو اس عظیم الشان صفت سے محروم قرار دیتے ہیں اور یاد رہے کہ انسان جو سراسر کمزوری میں پیدا ہوا ہے بغیر خدا کی صفت مغفرت کے ہرگز نجات نہیں پا سکتا۔ اور اگر خدا میں صفت مغفرت نہیں تو پھر انسان میں کہاں سے پیدا ہو گئی۔ یاد رہے کہ نجات نہ پانا ایک موت ہے۔ ایسا ہی سچی توبہ کرنا بھی ایک موت ہے۔ پس موت کا علاج موت ہے۔ کیا وہ خدا جو ہر ایک چیز پر قادر ہے اُس نے ہماری اس موت کا کوئی علاج نہیں رکھا اور کیا ہم بے علاج ہی مرینگے۔ ہرگز نہیں۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے علاج بھی ساتھ ہی پیدا ہوا ہے۔ اور افسوس سے کہا جاتا ہے کہ عیسائیوں اور آریوں نے اس اعتقاد میں ایک ہی راہ پر قدم مارا ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ عیسائی تو انسان کے گناہ بخشوانے کے لئے ایک بیٹے کے خون کی حاجت سمجھتے ہیں اور اگر وہ نہ مارا جاتا تو گناہ نہ بخشے جاتے اور اگر ثابت ہو کہ وہ مارا نہیں گیا جیسا کہ ہم نے ثابت بھی کر دیا ہے اور یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچا دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ اپنی طبعی موت سے فوت ہوا اور ایک محلہ خانیار سری نگر کشمیر میں اس کی قبر ہے تو اس صورت میں سب تانا بانا کفارہ کا بیکار ہو گیا اور آریہ صاحبان مطلقاً اپنے پرمیشر کو گناہوں کے بخشنے سے قاصر سمجھتے ہیں اور آریہ اور عیسائی اس اعتقاد میں دونوں شریک ہیں کہ خدا خطاکاروں کو ان کی پشیمانی اور توبہ پر بخش نہیں سکتا۔ اور آریہ صاحبوں نے صرف اسی قدر پر بس نہیں کی بلکہ وہ تو اپنے پرمیشر کو اس بات سے بھی جواب دیتے ہیں کہ وہ انسان کا خالق اور اُس کی تمام قوتوں روحانی اور جسمانی کا مبدء فیض ہے اور اس طور پر پرمیشر کی شناخت کا دروازہ بھی ان پر بند ہے۔ کیونکہ وید کے رو سے پرمیشر کی عادت نہیں ہے کہ کوئی نشان آسمانی دکھاوے اور اس طرح پر اپنے وجود کا پتہ دے۔ اور دوسری طرف وہ ارواح اور ذرات عالم کا پیدا کرنے والا نہیں ہے پس دونوں طرف سے آریہ مذہب کے رو سے پرمیشر کی شناخت محال ہے۔ علاوہ اس کے جس تعلیم پر ناز کیا جاتا ہے نیوگ کا مسئلہ اس کی حقیقت سمجھنے کے لئے ایک عمدہ نمونہ ہے لیکن کیا کسی شریف انسان کی فطرت قبول کر سکتی ہے کہ اس کی زندگی میں اس کی جورو جسکو طلاق بھی نہیں دی گئی دوسرے سے ہم بستر ہو جائے۔

علاوہ اس کے جس جاودانی نجات کا انسان طبعاً خواہشمند ہے اور اس کی فطرت میں یہ نقش کر دیا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ کی لذت اور آرام کا طالب ہو اس جاودانی نجات سے یہ مذہب منکر ہے اور اپنے پرمیشر کے لئے یہ تجویز کرتے ہیں کہ گویا وہ ایک محدود مدت کے بعد اپنے بندوں کو مکتی خانہ سے باہر نکال دیتا ہے اور اسکی وجہ یہ پیش کرتے ہیں کہ چونکہ دنیا کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری ہے اور پرمیشر ارواح کا خالق نہیں اس لئے پرمیشر کے سامنے یہ مصیبت پیش آئی کہ اگر وہ تمام روحوں کو ہمیشہ کی نجات دیدیوے تو اس سے سلسلہ دنیا کا ٹوٹ جائیگا اور کسی دن پرمیشر معطل اور خالی ہاتھ رہ جائیگا کیونکہ ہر ایک روح جو ہمیشہ کی مکتی پا کر دنیا سے گئی تو گویا وہ پرمیشر کے ہاتھ سے گئی۔ پس اس طرح پر جب روحیں خرچ ہوتی رہیں تو بباعث اس کے کہ پرمیشر کوئی روح پیدا نہیں کر سکتا اور آمدن کی سبیل قطعاً بند ہوئی تو ضرور ایک دن ایسا آجائے گا جبکہ پرمیشر کے ہاتھ میں ایک بھی روح نہیں رہے گی تا وہ دنیا میں بھیجی جائے۔ پس اس خیال سے پرمیشر نے یہ پیش بندی اختیار کر رکھی ہے جو ہمیشہ کی مکتی سے روحوں کو جواب دیدیا کرتا ہے۔ اور دھکے دیکر مکتی خانہ سے باہر نکال لیتا ہے۔

اس جگہ بعض نادان آریہ محض چالاکی سے یہ بھی کہتے ہیں کہ چونکہ انسان کے اعمال محدود ہیں اس لئے مکتی بھی محدود رکھی گئی مگر وہ دھوکہ کھاتے ہیں یا دھوکہ دیتے ہیں کیونکہ انسان کی فطرت میں ہمیشہ کی اطاعت مرکوز ہے۔ نیک آدمی کب کہتے ہیں کہ اتنی مدت کے بعد ہم خدا تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت چھوڑ دینگے بلکہ اگر بے انتہا مدت تک ان کو عمر دیجائے تب بھی وہ خدا تعالیٰ کی اطاعت اور بندگی کرتے رہینگے اس صورت میں اگر وہ جلد مر جائیں تو ان کا کیا گناہ ہے ان کی نیت میں تو ہمیشہ کی اطاعت ہے نہ کہ کسی حد تک اور تمام مدار نیت پر ہے اور موت جو انسان پر آتی ہے۔ یہ خدا کا فعل ہے نہ کہ انسان کا۔

یہ ہیں عقاید آریہ صاحبوں کے جن پر وہ ناز کرتے ہیں چونکہ انکے خیال میں یہ بات بھی جمی ہوئی ہے کہ ایک گناہ سے بھی بیشمار جونوں کی سزا در پیش ہے اس لئے وہ گناہ سے پاک ہونے کے لئے کوئی کوشش کرنا عبث اور بے سود سمجھتے ہیں۔ اور ان کے مذہب میں کوئی مجاہدہ نہیں ہے جسکے رو سے اسی دنیا میں انسان گناہ سے پاک ہو سکے۔ جبتک تناسخ کے ذریعہ سے اور طرح طرح کی جونوں میں پڑنے سے سزا نہ پالے۔ پس ظاہر ہے کہ اس صورت میں کس امید پر وہ کوئی مجاہدہ کر سکتے ہیں اگر وہ سوچیں۔ اور اگر ان کو روحانی فلاسفی کا کوئی حصہ نصیب ہو تو وہ جلدی سمجھ سکتے ہیں کہ وہ اس عقیدہ کی وجہ سے خدائے کریم و رحیم کی رحمت کا دروازہ اپنے پر بند کر رہے ہیں وہ توبہ سے صرف چند لفظ مراد لیتے ہیں مگر سچی توبہ درحقیقت ایک موت ہے جو انسان کے ناپاک جذبات پر آتی ہے اور ایک سچی قربانی ہے جو انسان اپنے پورے صدق سے حضرت احدیت میں ادا کرتا ہے اور تمام قربانیاں جو رسم کے طور پر ہوتی ہیں اسی کا نمونہ ہے۔ سو جو لوگ یہ سچی قربانی ادا کرتے ہیں جس کا نام دوسرے لفظوں میں توبہ ہے۔ درحقیقت وہ اپنی سفلی زندگی پر ایک موت وارد کرتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ جو کریم و رحیم ہے اس موت کے عوض میں دوسرے جہان میں انکو نجات کی زندگی بخشتا ہے کیونکہ اُس کا کرم اور رحم اس بخل سے پاک ہے جو کسی انسان پر دو موتیں وارد کرے سو انسان توبہ کی موت سے ہمیشہ کی زندگی کو خریدتا ہے اور ہم اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے کسی دوسرے کو پھانسی پر چڑھانے کے محتاج نہیں ہیں ہمارے لئے وہ صلیب کافی ہے جو اپنی قربانی دینے کی صلیب ہے۔

یاد رہے کہ توبہ کا لفظ نہایت لطیف اور روحانی معنے اپنے اندر رکھتا ہے جسکی غیر قوموں کو خبر نہیں یعنے توبہ کہتے ہیں اُس رجوع کو جبکہ انسان

تمام نفسانی جذبات کا مقابلہ کر کے اور اپنے پر ایک موت کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ ہی کی طرف پیالا آتا ہے سو یہ کچھ معمولی بات نہیں ہے اور ایسے انسان کو اسی وقت تائب کہا جاتا ہے جبکہ وہ نفس امارہ کی پیروی سے دست بردار ہو کر اور ہر ایک تلخی اور ہر ایک موت خدا کی راہ میں اپنے لیے گوارا کر کے آستانہ حضرت باعزت پر گر جاتا ہے تب وہ اس لائق ہو جاتا ہے کہ اس موت کے عوض میں خدا تعالیٰ اس کو زندگی بخشے۔ چونکہ آریہ لوگ صرف بہت سی جونوں کو مدار نجات سمجھ بیٹھے ہیں اس لیے ان کا اس طرف خیال نہیں آتا ہے۔ نہیں جانتے کہ جس طرح میلا کپڑا بھٹی پر چڑھنے سے اور پھر دھوبی کے ہاتھ سے آب شفاف کے کنارہ پر طرح طرح کے صدمات اٹھانے سے آخر کار سفید ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ توبہ جس کے معنے میں بیان کر چکا ہوں انسان کو صاف پاک کر دیتی ہے انسان جب خدا تعالیٰ کی محبت کی آگ میں پڑ کر اپنی تمام ہستی کو جلا دیتا ہے تو وہی محبت کی موت اس کو ایک نئی زندگی بخشتی ہے۔ کیا تم نہیں سمجھ سکتے کہ محبت بھی ایک آگ ہے اور گناہ بھی ایک آگ ہے پس یہ آگ جو محبت الٰہی کی آگ ہے گناہ کی آگ کو معدوم کر دیتی ہے یہی نجات کی جڑھ ہے۔ اور نہایت افسوس تو یہ ہے کہ آریہ لوگ اپنے مذہب کی خرابیوں کو نہیں دیکھتے اور اسلام پر بیہودہ اعتراض کرتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ کوئی بھی ان کا ایسا اعتراض نہیں جو ان کے مذہب کے کسی فرقہ کے طریق عمل میں وہ داخل نہیں۔ اب ہم اس رسالہ کو خدا کے نام پر ختم کرتے ہیں الحمد للہ اولاً و آخراً ھو مولنا نعم المولیٰ و نعم النصیرہ

ڈایری

۳ مارچ قبل نماز ظہر۔ حبیب اللہ خان صاحب مجسٹریٹ الہ آباد جو گورنمنٹ انڈیا کی طرف سے امیر کابل کے ہمراہ تھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے لئے آج قادیان میں تشریف لائے۔ دنیاوی تعلقات میں الجھے ہوئے غافل لوگوں کا ذکر ہوا کہ لوگ دنیا میں ایسے مستغرق ہو رہے ہیں کہ دین اسلام سے بالکل غافل ہو گئے ہیں حبیب اللہ خان صاحب نے عرض کیا ہم تو چاہتے ہیں کہ دنیا سے کنارہ کش ہو جاویں حضرت اقدس نے فرمایا دنیا اور دین جمع نہیں ہو سکتے مگر جبکہ خدا چاہے تو جمع ہو سکتے ہیں ایک بزرگ لکھتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے کئی ہزار کا سودا خریدا اور وہ خدا تعالیٰ سے ایک دم بھی غافل نہ ہوا ہمارا دین اسلام ایسا نہیں ہے کہ رہبانیت سکھاوے۔ اور بیوی بچوں سے کنارہ کش ہو جاویں یہ تو رہبانیت ہے لا رہبانیۃ فی الاسلام آیا ہے۔ تجارت کرو۔ نوکری کرو۔ دنیا کے کام کرو مگر خدا تعالیٰ کو نہ بھولو۔ جو لوگ بیوی بچوں اور روزگار دنیا کے تعلقات میں ہو کر خدا سے غافل ہو جاتے ہیں وہ نامرد ہوتے ہیں۔

دیکھو ریل ایک بے جان چیز ہے ہزارہا آدمیوں کو اٹھائے پھرتی ہے مگر افسوس اس بے جان پر جو جاندار کہلا کر کچھ بھی نہیں اٹھا سکتا۔

انسان کو خدا نے عقل تدبر و تفکر کے لئے دیا ہے لوگ تدبر و تفکر سے کام نہیں لیتے اس سے دل سیاہ ہو جاتے ہیں جن قویٰ کو استعمال نہ کیا جاوے وہ کمزور ہو جاتے ہیں جیسا ہی جن قویٰ سے کام لیا جاتا ہے وہ قوی ہو جاتے ہیں۔

دنیا کیا ہے دنیا اس چیز کا نام ہے کہ دنیا کے کاموں کو دین پر مقدم رکھا جاوے جبکہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا جاوے تو پھر باقی دنیا ہی رہتی ہے۔ بہت نادان لوگ ایسے ہیں جنہوں نے سمجھ رکھا ہے کہ بیوی بچوں وغیرہ تعلقات دنیا کو چھوڑ دیا جاوے یہ غلطی ہے بلکہ دنیا کو خادم دین سمجھنا چاہیے اور جہاں تک ہو سکے تقوےٰ اختیار کیا جاوے فقیر بن کر ایک گوشہ میں بیٹھ رہنا کمزوری کی نشانی ہے۔

موجودہ زمانہ کے تکفیر کے فتوے دینے والے مولویوں کا ذکر ہوا حضرت اقدس نے فرمایا مولوی لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ اسلام آجکل ایک ایسے شکنجہ میں پھنسا ہوا ہے کہ حد ہو گئی ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو کہتے ہیں کہ وہ زندہ مع جسم عنصری آسمان پر بیٹھے ہیں اور رفع کے لفظ کو لئے پھرتے ہیں حالانکہ قرآن شریف میں مسیح علیہ السلام کے فوت ہونے کا بار بار ذکر ہو چکا ہے یہ سوچیں تو سہی کہ مسیح کی زندگی میں انکو فائدہ کیا ہوا ہے بجز اس کے کہ کئی لاکھ انسان عیسائی ہو گئے۔

حیات مسیح میں تو کچھ انھوں نے فائدہ دیکھا تھا وہ دیکھ لیا اب وفات مسیح کا اعتقاد رکھ کر دیکھیں مسئلہ وفات مسیح تو مذہب نصاریٰ کی بیخ کنی کرتا ہے مگر اسلام کے نادان دوست اسی پر زور دیتے ہیں۔ ایک دفعہ لاہور میں بشپ صاحب نے ایک لیکچر دیا اور عیسائیوں کے اعتقادات اور موجودہ مسلمانوں کے مسلمات میں سے حیات مسیح کے دلائل پیش کئے۔ مسلمانوں کو اس موقعہ پر شرمندہ ہونا پڑا اس جلسہ میں ہمارے مفتی صاحب محمد صادق موجود تھے انھوں نے بشپ کو کہا کہ قرآن شریف میں تو مسیح کی موت مذکور ہے آخر اس نے جواب دیا کہ تم مرزائی معلوم ہوتے ہو ہمارے مخالف مسلمانوں نے اس وقت کہا کہ یہ لوگ کافر تو ہیں مگر ہمارے کام آئے ہم کو مدد دی اور ہماری عزت رکھ لی تھی۔ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے قائم ہوا ہے اسکو اب کوئی روک نہیں سکتا اسلام پر بڑی مصیبتیں گذر رہی ہیں اسلام پر موسم خزاں آچکا ہے اب اس کی بہار کے دن آئیں گے۔ اسلام میں اندرونی فتنے بڑے بڑے برپا ہو رہے ہیں اور بیرونی فتنے عیسائیوں آریوں وغیرہ مذاہب کے حملے اسلام پر ہو رہے ہیں جب اسلام اس حالت تک پہنچ گیا ہے تو جو شخص خدا کی ہستی کا قائل ہے وہ ضرور قائل ہو گا کہ خدا نے اسلام کی مدد کا کوئی انتظام کر لیا ہے اب دیکھو جو شخص انسانی سلطنت میں جھوٹا دعویدار تحصیلداری یا چپڑاسی ہونے کا کرے اس کو پکڑا جاتا ہے اور سزا دی جاتی ہے پھر کیا خدا کی سلطنت میں ایسا اندھیر چل سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین یعنے اگر یہ نبی ہمارے اوپر بعض باتیں جھوٹی بنا لیتا تو ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے اور اس کی رگ جان کو کاٹ دیتے۔ یہ آیت صاف بیان کر رہی ہے کہ خدا تعالیٰ پر کوئی جھوٹی وحی و الہام بنانے والا جلدی پکڑا جاتا اور ناکامیاب ہو کر مرتا ہے۔

بات یہ ہے کہ ایمانی طاقت علم کے سوا پیدا نہیں ہوتی۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت صحابہ نے بھیڑ بکریوں کی طرح اپنی جانیں دیدیں تھیں ان کو حق کا علم حاصل ہو گیا تھا پھر انھوں نے اپنے بیوی بچوں کو نہ دیکھا۔ میں نے جو کتاب حقیقت الوحی لکھی ہے اس کو جو شخص حرف بحرف پڑھیگا۔ میں نہیں خیال کرتا کہ پھر وہ یہ خیال کرے کہ میں وہی ہوں جو اسکے خیال میں پڑھنے سے پہلے تھا جو شخص ہمارے سلسلہ کو آہستگی اور ٹھنڈے دل سے دیکھیگا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ وہ ہمیں حق پر پائیگا۔

سچائی میں خدا نے ایک قوت رکھی ہے سچائی دلوں کو خود اپنی طرف کھینچ لیتی ہے خدا نے لوہے میں بھی ایک کشش کی خاصیت رکھی ہے تو کیا سچ میں کوئی مذہب نہیں ہے سچ میں ایک کشش ہے وہ

خودبخود دلکو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔

دنیا میں ایک دھوم پھیل رہی ہے تحصیل دنیا کے لئے ہر وقت دوڑ دھوپ میں لوگ لگے ہوئے ہیں اسکے لئے مجلسیں ہوتی ہیں اور بہت شور پکار ہے کہ یہ کرو وہ کرو مگر اسلام کی بہبودی کیلئے کسی کو کوئی فکر نہیں ایسی غفلت میں پھنسے ہوئے ہیں کہ عذاب کے سوائے ان سے غفلت رفع نہیں ہوتی ہمیں خدا نے صدہا بار بتایا ہے کہ خدا کے عذاب کے دن نزدیک ہیں اور جب تک لوگوں کے دل سیدھے نہ ہو جاویں خدا کے عذاب پیچھا نہ چھوڑینگے چنانچہ خداتعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم۔ یعنے خداتعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو درست نہ کرلیں۔ طاعون کو دفع کرنے کے لئے بیچارے چوہوں کے مارنے کے درپے ہو رہے ہیں یہ نہیں سوچتے کہ جب تک اُن کے اندر کا چوہا نہ مریگا۔ اُس وقت تک طاعون اُن کا ہرگز پیچھا نہ چھوڑیگی۔ پس اپنی اصلاح کریں اور خداتعالیٰ سے ڈریں اگر یہ لوگ اپنی اصلاح کریں تو خداتعالیٰ کو کیا ضرورت ہے کہ ہلاک ہی کرے جیسا کہ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ

ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وآمنتم ۔ کہ خدا تم کو عذاب دیکر کیا کریگا اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ۔ ہمارے مسلمان سلاطین کا ذکر ہے کہ جب کوئی بلا آتی تھی تو بادشاہ خود دعا و زاری بدرگاہ رب العالمین کرتے تھے اور رعیت کو نیکیوں کی طرف رغبت دلاتے تھے جب ٹیکا لگایا جانا شروع ہوا تو میں نے کتاب کشتی نوح لکھی تھی اور اس میں میں نے ظاہر کیا تھا کہ اُس ٹیکا سے جو میں آسمانی ٹیکا پیش کرتا ہوں بہتر ہے۔ آخر وہی بات سچی ثابت ہوئی جو ہم نے پیش کی تھی شاید کسی کو کسی وقت سمجھ آجاوے۔ طاعون تو اب ہاتھ دھو کر لوگوں کے پیچھے ہو پڑی ہے۔

قادیان کے کسی شخص کا ذکر ہوا کہ فلاں جگہ طاعون ہے اور وہ وہاں بار بار جاتا رہا آخر وہ طاعون میں گرفتار ہو کر مر گیا۔

حضرت اقدس نے فرمایا۔ جبکہ ایک جگہ آگ برستی ہے تو اُس جگہ جانے کی کیا ضرورت ہے فرمایا اس ملک کے کئی ایک آدمی جو ہمیں گالیاں دیتے رہتے تھے اور پیچھا نہ چھوڑتے تھے جب اُن کی مدت نزدیک آئی تو خود ہی انھوں نے مباہلہ کرلیا کہ یا الٰہی ہم میں سے جو جھوٹا ہے اُس کو ہلاک کردے آخر وہ خود ہی ہلاک ہو کر ہماری سچائی پر مہر کر گئے۔

ایسا ہی ابوجہل نے بدر کے دن نبی علیہ السلام سے مباہلہ کیا تھا ابوجہل نے کہا تھا کہ جو ہم دونوں میں سے قطع رحم کرنے والا اور مفسد ہو پہلے خدا اُس کو آج ہلاک کردے آخر خداتعالیٰ نے ابوجہل کو اُسی دن ہلاک کردیا اور اس کی دعا قبول ہو کر اُسی پر پڑی۔

درخواست جنازہ

بندہ کی والدہ ۶ ماہ حال کو انتقال کرگئی ہیں۔ احمدی بھائیوں کی خدمت میں مودبانہ درخواست ہے کہ ضرور بندہ کی والدہ کے لئے نماز جنازہ پڑھیں اور اُن کے لئے دعائے مغفرت کریں خداتعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ جو بھائی اکیلے ہوں وہ تنہا ہی اُن کے لئے دعا مغفرت نماز کریں۔ بندہ پر بڑا احسان ہوگا۔ شیر علی از قادیان ٭ (۲) منشی عبدالرحمن صاحب احمدی پٹواری حلقہ دیوانہ ریاست پٹیالہ

سمالی لینڈ میں ایک ہاسپٹل اسسٹنٹ کی ضرورت

سمالی لینڈ میں سول میں ایک ہاسپٹل اسسٹنٹ کی جگہ خالی ہے مہربانی فرماکر جماعت احمدیہ کے ہاسپٹل اسسٹنٹ صاحبان کو اس خبر سے اخبار کے ذریعہ مطلع کردیں تاکہ اگر کوئی صاحب تشریف لانا چاہیں تو فوراً اپنی ایک درخواست تو a Gent General for British protectorals in Africa appalo street Raghay Buldings Bombay کے نام پر روانہ کردیں اور دوسری درخواست بنام Senior medical officer Somali Land protictorat Berbera via aden بھیجدیویں۔ لیکن اس خبر کے مشتہر کرنے اور درخواست کے بھیجنے میں جتنی جلدی ہوسکے بہتر ہوگی بندہ سب صاحبان کے اسماء گرامی نیز جائے قیام سے واقف نہیں ہے اس لئے آپ کو تکلیف دیگئی معاف فرماویں تنخواہ ابتدائی ایک صد روپیہ ماہوار ٭ تابعدار ممتاز علی خان از سمالی لینڈ بربرہ

ڈائری

۲۶ فروری

نماز ظہر ۔ حضرت اقدس نے جو رسالہ۔ قادیان کے آریہ اور ہم لکھا ہے وہ چھپکر شائع ہوگیا ہے۔ بعض مخالفین کو بھی ارسال کرنے کے لئے فرمایا۔

فرمایا۔ قلوب کئی قسم کے ہوتے ہیں بعض کو نثر اور بعض کو نظم سے اثر ہوتا ہے ایک شخص کو صرف ہماری براہین احمدیہ کی نظم سے اثر ہوا اور وہ ہمارے پاس پہنچا۔ پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن۔ سال گذشتہ کا الہام ہے۔ اسکے متعلق ذکر ہوا کہ ہر طرف سے خبریں آرہی ہیں کہ اس سال معمولی سردی پڑی ہے اور پیشگوئی پوری ہوگئی۔

قادیان کے آریہ و ثناء اللہ امرتسری

اس رسالہ کی ایک جلد مولوی ثناء اللہ امرتسری کو بھی بھیجی گئی ہے قادیان کے آریوں نے حضرت مرزا صاحب کے جو نشانات دیکھکر تکذیب کی اور کر رہے ہیں اس رسالہ میں اُن سے مباہلہ کر دیا ہے اس میں آریوں کو اعلان کیا ہے کہ اگر انھوں نے نشانات نہیں دیکھے ہیں تو قسم کھا جاویں کہ یہ نشانات صداقت اسلام کے ہم نے نہیں دیکھے اب ثناء اللہ کو بھی چاہئے کہ اپنے دوستوں قادیان کے آریوں کو اس قسم کیلئے آمادہ کرے اور ان کے پاؤں پڑے ورنہ اُن کی قسم کی گریز سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر مہر لگ گئی۔ اور ثناء اللہ نے بھی کوئی نشان صداقت بطور خارق عادت نہ دیکھا ہے تو وہ بھی قسم کھا کر پرکھ لے تاکہ معلوم ہو کہ خداتعالیٰ کس کی حمایت کرتا اور کس کی قسم کو سچا کرتا ہے۔

نماز عصر ۔ رسالہ شائع شدہ بعض مخالفین کے نام مفت ارسال کرنے کے لئے حضرت نے امر فرمایا۔ آریوں کے گندے اعتقادات کا ذکر ہوا فرمایا آریوں کا اعتقاد ہے کہ خدا نے تو کچھ پیدا ہی نہیں کیا اور اولاد حرام طور پر حاصل کرنے کے شائق ہیں ٭